ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

الحکم

حرفِ قادیان دارالامان

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۲۹ | قادیان دارالامان ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۲ یوم دوشنبہ | جلد ۶

فہرست مضامین

مختصر نوٹ اور نکات ــــ ۱
ــــ ۲
لحم خنزیر کیون نکھانا چاہیے ــــ ۳
خلافت راشدہ } تفسیر القرآن ــــ ۴
کلمات طیبات ــــ ۵و۶
ڈائری کا اقتباس ــــ ۶
" ۷
" ۸
" ۹
" ۱۰و۱۱
۱۲
مولوی غازی کے تصیدہ پر ایک سرسری نظر ۱۳
ہذا شیئی عجیب صفحہ ۱۴و۱۵
گورنمنٹ کے دیسی پنشن یافتہ افسر و نکی صفحہ ۱۵
تقرری دیسی ریاستون مین صفحہ ۱۵
بیعت کا کالم صفحہ ۱۶

مختصر نوٹ اور نکات

دنیا مین ہر طرف عبرۃ انسانی اور ذکر الٰہی کے نشانات اور بیانات موجود ہین۔ مگر انسان اپنی غفلت اور کاہلی کے نشہ مین کچھ ایسا مدہوش اور بےخبر ہے کہ وہ آنکھین رکھتا ہوا نہین دیکھتا اور کان رکھتا ہوا نہین سنتا اور دل رکھتا ہوا نہیں سوچتا ورنہ اگر آنکھین کھولکر دیکھتا۔ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار اُسے نظر آتا۔ انسان کے گرد و پیش ہر روز اسی قسم کے واقعات مشاہدہ مین آتے ہین جو اس کے لئے بہترین معلم ہوسکتے ہین۔ مگر اصل یہ ہے ان کثیراً من الناس عن اٰیٰتنا لغٰفلون بے شک بہت سے لوگ ہماری آیات سے غافل ہین ✦

تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ مکافات عمل کو ہم ساتھ ساتھ دیکھتے ہین یعنی نیکیون کے عمدہ نتائج اور بدیون کے برے پھل ہر وقت دیکھتے ہین اور یہ بھی مشاہدہ مین آتا ہے کہ ایک بدی سے دوسری بدیون کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور ایک نیکی سے دوسری نیکی کا۔ باین ہمہ کہ یہ امور واقعات روزمرہ مین لیکن ہم ہین کہ بیدار نہین ہوتے ✦

ملک مین آج کل جس قدر ناولون اور شعوریون کا رواج ترقی پا گیا ہے اس کا اندازہ ان اشتہارون اور ناولون کی اشاعت سو ہوسکتا ہے جو آئے دن شائع ہوتے ہین۔ ناول نویسی اور فسانہ گوئی کی بڑھتی ہوئی مرض ملک اور قوم کی تباہی کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کے ارشاد کے مطابق آیات اللّٰہ کو جب توجہ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو اس کی ہنسی اڑائی جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اولٰئک لھم عذاب مھین۔ بعض لوگ ایسے ہین جو فضول قصے مول لیتے ہین تا کہ بے سمجھے سوچے خدا تعالیٰ کی راہ سے بہکا دین اور آیات الٰہی کی ہنسی اڑائین ایسے لوگون کے واسطے اہانت کرنیوالا عذاب ہے اس زمانہ مین اس قسم کے قصون کا رواج حد سے بڑھ گیا ہے جو قوم اور

دل شکن نوٹ شائع ہوا ہے حضرۃ پیر صاحب یا ضمیمے کے نامہ نگار گورنمنٹ کو ایسے مشتبہ کرنیوالے نوٹ کا ضرور کچھ جواب دین۔ ہما سائین صاحب اور ضمیمہ کے نامہ نگار اس کی سیدھی رکیک تاویل کرین تو اور بات ہے لیکن معقول جواب دینا آسان نہین تلوارون کا نشان بنانا آخر اصل راز کو کھول کر پبلک کے سامنے رکھ ہی دیگا ✦

عیسائیوں سے معانقت — قبل نماز ظہر حضرت اقدس سے دریافت کیا گیا کہ عیسائیوں کے ساتھ کھانا اور معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا میرے نزدیک ہرگز جائز نہیں۔ یہ غیرت ایمانی کے خلاف ہے کہ وہ لوگ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور ہم اُن سے معانقہ کریں۔ قرآن شریف ایسی مجلسوں میں بیٹھنے سے بھی منع فرماتا ہے جہاں اللہ اور اُس کے رسول کی باتوں پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے اور پھر یہ لوگ خنزیر خور ہیں ان کے ساتھ کھانا کھانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی ماں بہن کو گالیاں دے تو کیا وہ روا رکھے گا کہ اُس کے ساتھ مل کر بیٹھے اور معانقہ کرے۔ پھر جب یہ بات نہیں تو اللہ اور رسول کے دشمنوں اور گالیاں دینے والوں سے کیوں اسکو جائز رکھا جاتا ہے

اور کی شام — بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام معمول کے موافق خدام کے حلقہ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ **قرآن شریف** کے ایک مقام پر غور کرتے کرتے **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عظمت اور کامیابی معلوم ہوئی جس کے مقابل میں حضرت مسیح بہت ہی کمزور ثابت ہوتے ہیں۔ سورہ مائدہ میں ہے کہ نزول مائدہ کی درخواست جب حواریوں نے کی تو وہاں صاف لکھا ہے **قالوا نرید ان ناکل منها وتطمئن قلوبنا ونعلم ان قد صدقتنا ونکون علیها من الشاهدین** اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے جسقدر معجزات مسیح کے بیان کیے جاتے ہیں اور جو حواریوں نے دیکھے تھے ان سب کے بعد اُن کا یہ درخواست کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ ان کے قلوب پہلے مطمئن نہ ہوئے تھے۔ ورنہ یہ الفاظ کہنے کی انکو کیا ضرورت تھی **وتطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا** مسیح کی صداقت میں بھی اس سے پہلے کچھ شک ہی سا تھا*

*** نوٹ ایڈیٹر**۔ قرآن شریف کے ظاہر الفاظ سے یہ تو پایا ہی نہیں جاتا کہ وہ مائدہ اُنپر نازل بھی ہوا تھا کیونکہ اس طلب مائدہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا ہے **قال اللہ انی منزلها علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبه عذابا لا اعذبه احدا من العالمین** اس آیت پر غور کرنے سے بھی یہ بات صاف طور پر ثابت ہوتی ہے کہ پہلے نشانات اگر مسیح نے کچھ دکھائے تھے تو بہر حال وہ اطمینان قلب حواریین کا موجب ہرگز نہ ہوئے تھے ورنہ ایسی تہدید شدید نہ ہوتی۔ اور یہ بھی کہ اس آیت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ نازل بھی ہوا۔ پس حواریوں کے ایمان پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلہ میں سخت زد ہے۔
کیونکہ اگر مائدہ نازل نہ ہوا ہو تو پھر اس میں کیا شک ہے جیسا ہے کہ طلب مائدہ اطمینان کے لیے تھی

اور وہ اس جھاڑ پھوک کو معجزہ کی حد تک نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے مقابلہ میں صحابہ کرام ایسے مطمئن اور قوی الایمان تھے کہ **قرآن شریف** نے ان کی نسبت **رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ** فرمایا اور یہ بھی بیان کیا کہ اُنپر سکینت نازل فرمائی یہ آیت مسیح علیہ السلام کے معجزات کی حقیقت کھولتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کرتی ہے صحابہ کا کہیں ذکر نہیں کہ انھوں نے کہا کہ ہم اطمینان قلب چاہتے ہیں۔ بلکہ **صحابہ** کا یہ حال کہ اُنپر سکینت نازل ہوئی اور یہود کا یہ حال یعرفونه **کما یعرفون ابناءهم** ان کی حالت بتائی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت یہاں تک کھل گئی تھی کہ وہ اپنے بیٹوں کی طرح شناخت کرتے تھے اور نصاریٰ کا یہ حال کہ ان کی آنکھوں سے آپ کو دیکھ کر تو آنسو جاری ہو جاتے تھے یہ مراتب مسیح کو کہاں نصیب! اسپر عرض کیا گیا کہ حضور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی احیاء موتی کی کیفیت کے متعلق اطمینان چاہا تھا کیا انکو بھی پہلے اطمینان نہ تھا۔ فرمایا اصل بات یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی مکتب میں تعلیم پانے والے ہوتے ہیں اور تلامیذ الرحمٰن کہلاتے ہیں انکی ترقی بھی تدریجی ہوتی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے قرآن شریف میں آیا ہے کذالک لنثبت به فؤادک ورتلناه ترتیلا میں اسبات کو خوب جانتا ہوں کہ انبیا علیہم السلام کی حالت کیسی ہوتی ہے جب دن نبی مامور ہوتا ہے اسدن اور اسکی نبوت کے آخری دن میں ہزاروں کوس کا فرق ہو جاتا ہے۔ پس یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا کہا۔ ابراہیم تو وہ شخص ہے جس کی نسبت قرآن شریف نے خود فیصلہ کر دیا ہے **ابراهیم الذی وفی۔ واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمٰت فاتمهن**
پھر یہ اعتراض کس طرح پر ہو سکتا ہے۔ کیا ایک بچہ مثلاً مبارک (سلمہ ربہ) جو آج مکتب میں بٹھایا جاوے وہ ایم اے یا بی اے کا مقابلہ کر سکتا ہے اسی طرح انبیا کی بھی حالت ہوتی ہے کہ انکی ترقی تدریجی ہوتی ہے دیکھو براہین احمدیہ میں باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے وہ تمام آیات جو حضرت مسیح سے متعلق ہیں میرے لیے نازل کی ہیں اور میرا نام مسیح رکھا اور آدم۔ داؤد۔ سلیمان۔ غرض تمام انبیا کے نام رکھے مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں جب تک خود اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت پر یہ راز نہ کھول دیا۔ حواریوں نے جو اطمینان قلب چاہا ہے وہ اُن سب نشانات کے بعد ہے جو وہ دیکھ چکے تھے پس وہ اس اعتراض کے نیچے ہیں کہ انکو ضرور شک تھا۔

اس کے بعد امریکہ کے مشہور کاذب اور مفتری ڈاکٹر ڈوئی کے اخبار کا خلاصہ برادر مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے سننے کے بعد حضرت حجۃ اللہ نے پھر ذکر کیا کہ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ سورہ مائدہ کی آیت پر آج پھر غور کرتے ہوئے ایک نئی بات معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح سے یہ سوال ہوگا کہ کیا تو نے کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو خدا بنالو۔ تو وہ اپنی بریت کے لیے جواب دیتے ہیں کہ مینے تو وہی تعلیم دی تھی جو تو نے مجھے دی تھی اور جبتک میں ان میں تھا ان کا نگران تھا اور جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو انپر نگران تھا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح دوبارہ دنیا مین آئے تھے اور یہ سوال ہوا تھا قیامت مین تو اس کا یہ جواب نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ انکو تو یہ جواب دینا چاہیے تھا کہ ہاں بیشک میرے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد انمیں شرک پھیل گیا تھا لیکن پھر دوبارہ جاکر تو مینے صلیبوں کو توڑا فلاں کافر کو مارا اسے ہلاک کیا اسے تباہ کیا نہ یہ کہ وہ یہ جواب دیتے وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ اس جواب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کو ہرگز ہرگز دوبارہ دنیا میں نہیں آنا ہے اور یہ نص ہے ان کے عدم نزول پر۔

---

۱۰ اگست کی شام | حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ

والسلام اداے نماز کے بعد جلوس فرما ہوے اور فرمایا کہ چونکہ یہ کتاب نزول المسیح تمام مسائل کی جامع کتاب بنانی چاہتا ہوں اس لیے میرا ارادہ ہے کہ ہمارے چند احباب میری کتابوں کے مضامین کی ایک ایک فہرست بنادیں تاکہ مجھے معلوم ہوجاوے کہ کون کون سے مضامین انمیں آچکے ہیں۔

اس کے بعد ایڈیٹر الحکم نے الحکم کا وہ نمبر پیش کیا جو ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء کا چھپا ہوا ہے اور جسمیں حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک خط مولوی عبد الرحمٰن صاحب لکھوکے والے کے نام حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے ریا سے لکھا تھا اور جس میں یہ دعوی کیا گیا تھا کہ اگر تو حضرت اقدس کے برخلاف نام لے کر کوئی الہام مخالف پیش کرے گا تو ہلاک ہوجاوے گا۔ غرض وہ مضمون ناظرین الحکم پڑھ چکے ہیں اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے عرض کی کہ مولوی محمد حسین صاحب کا ایک رسالہ آیا ہے جس میں چینیاں والی مسجد میں قیامت کے عنوان سے آپ نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جو مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے خلاف ہے لکھتے لکھتے ایک مقام پر لکھتا ہے کہ ہم اسکو پراوٹ آف قادیان کے ساتھ ملاتے ہیں یعنی کفر کا فتوی دیتے ہیں چنانچہ اس کے نیچے پھر کفر کا فتویٰ مرتب کیا ہے۔ اسپر حضرت اقدس نے دریافت فرمایا کہ وجوہ کفر کیا ہیں۔

مولوی چکڑالوی کہتا ہے کہ حدیث کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ حدیث کا پڑھنا ایسا ہے جیسا کہ کتے کو ہڈی کا چسکا ہوسکتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ قرآن کے لانے میں اس سے بڑھ کر نہیں جیسا کہ ایک چپڑاسی یا نوکر کا درجہ پروانہ سرکاری لانے میں ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح نے فرمایا اور ایسا کہنا کفر ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی بے ادبی کرتا ہے۔ احادیث کو ایسی حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ کفار تو اپنے بتوں کے جنتر منتر کو یاد رکھتے ہیں تو کیا مسلمانوں نے اپنے رسول کی باتوں کو یاد نہ رکھا۔ قرآن شریف کے پہلے سمجھنے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور اسپر آپ عمل کرتے تھے اور دوسروں کو عمل کراتے تھے یہی سنت ہے اور اسی کو تعامل کہتے ہیں۔ اور بعد میں آئمہ نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس سنت کو الفاظ میں لکھا اور جمع کیا اور اس کے متعلق تحقیقات اور چھان بین کی پس وہ حدیث ہوئی۔ دیکھو بخاری اور مسلم کو کیسی محنت کی ہے آخر انھوں نے اپنے باپ دادوں کے احوال تو نہیں لکھے بلکہ جہاں تک بس چلا صحت و صفائی کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال یعنی سنت کو جمع کیا۔ اور اکثر حدیثوں مثلاً بخاری کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں برکت اور نور ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلی ہیں۔ مثلاً اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کی حدیث کیسی صاف ظاہر کرتی ہے کہ مسیح تم میں سے ہوگا۔ اور یہ عیسائیوں کا رد ہے کیونکہ عیسائی فخر کرتے تھے کہ عیسی پھر آئے گا اور دین عیسوی کو بڑھائے گا لیکن آنحضرت نے سنایا کہ ہمنے اسکو آسمان پر دیگر فوت شدہ لوگوں میں دیکھا اور پھر فرمایا کہ جو آنے والا مسیح ہے وہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ہوگا۔ غرض احادیث کے متعلق ایسا کفر نہیں بولنا چاہیے ہاں اس معاملہ میں غلو بھی نہیں کرنا چاہیے کہ اسکو قرآن اور تعامل سے بڑھ کر سمجھا جائے۔ بلکہ جو کچھ قرآن اور سنت کے مطابق حدیث میں ہو اسکو ماننا چاہیے کیونکہ جب حدیث کی کتابیں نہ تھیں تب بھی لوگ نمازیں پڑھتے تھے اور تمام شعائر اسلام بجا لاتے تھے پس قرآن شریف کے بعد تعامل یعنی سنت ہے اور پھر حدیث ہے جو ان کے مطابق ہو۔

مولوی محمد حسین نے پہلے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں ایسا ہی ظاہر کیا تھا کہ جو لوگ خدا سے وحی اور الہام پاتے ہیں وہ اپنے طور پر براہ راست احادیث کی صحت کر لیتے ہیں بعض وقت قواعد علم حدیث کی رو سے ایک حدیث موضوع ہوتی ہے اور ان کے نزدیک صحیح اور ایک حدیث صحیح قرار دی ہوئی ان کے نزدیک موضوع غرض بات یہ ہے کہ قرآن اور سنت اور حدیث تین مختلف چیزیں ہیں۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے اپنا پرانا خواب مولوی محمد حسین صاحب کے متعلق بیان فرمایا جو کہ کتاب سراج منیر کے آخر میں درج ہے اور فرمایا کہ یہ بات ۱۸۸۴ء یا ۱۸۸۵ء کی ہے جب ہمنے یہ رویا دیکھا تھا کہ ہمنے جماعت کرائی ہے اور نماز عصر کا وقت ہے اور ہمنے قرات پہلے بلند آواز سے کی ہے پھر ہمکو یاد آیا۔ اور اس کے بعد ہمنے محمد حسین سے کہا کہ ہم خدا کے سامنے جاینگے ہم چاہتے ہیں ہر بات میں صفائی ہو اگر ہمنے آپ کے متعلق کچھ سخت الفاظ کہے ہوں تو آپ معاف کردیں اسنے کہا میں معاف کرتا ہوں پھر ہمنے کہا کہ ہم بھی معاف کرتے ہیں پھر ہمنے دعوت کی اور اس نے عذر خفیف کے ساتھ

اس دعوت کو قبول کر لیا۔ اور ایک شخص سلطان بیگ نام چبوترہ پر قریب الموت تھا اور ہم نے کہا کہ ایسا ہی مقدر تھا کہ اس کے مرنے کے وقت یہ واقعہ ہو اور ایسا ہی مقدر تھا کہ بہاء الدین کے مرنے کیوقت یہ بات ہو۔

اس خواب کے بعد فرمایا کہ واللہ اعلم بالصواب خواب میں تعینات شخصیہ ضروری نہیں۔

پھر حضرت اقدس نے مولوی محمد حسین صاحب کے ان دنوں کی حالت کا ذکر کیا جب وہ بات بات میں خاکسار ی دکہاتے اور قدم قدم پر اخلاص رکھتے تھے اور جوتے اٹھا کر جاؤ کر آگے رکھتے تھے اور وضو کراتے تھے اور کہتے تھے کہ میں مولویت کو نہیں چاہتا مجھے اجازت دو تو میں قادیان میں آ رہوں۔ اور فرمایا کہ کسی وقت کا اخلاص اور خدمت انسان کے کام آ جاتا ہے شاید ان وقتوں کا اخلاص ہی ہو جو بالآخر مولوی محمد حسین صاحب کو اس سلسلہ کیطرف رجوع کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ وہ بہت ٹھوکریں کھا چکے ہیں اور آخر دیکھ چکے ہیں کہ خدا کے کاموں میں کوئی حارج نہیں ہو سکتا فرمایا ایسا ہی اجتہادی طور پر ہمیں بعض لوگوں پر بھی یہ حسن ظن ہے کہ وہ کسی وقت رجوع کریں کیونکہ ایک دفعہ الہام ہوا تھا کہ لاہور میں ہمارے پاک محب ہیں۔ وسوسہ پڑ گیا ہے پر مٹی نطیف ہے۔ وسوسہ نہیں رہیگا مٹی رہے گی۔

اس کے بعد چند مختلف باتیں ہو کر نماز عشا ادا کی گئی۔

✻

۱۳۔ کی شام نماز مغرب کے بعد حضرت اقدس نے کل کی تجویز کی تکمیل کے لیے فرمایا کہ بہت ہی بہتر ہو کہ اگر مخالفین کی کل کتابیں جمع کر کے ان کے اہم اعتراضات کو یکجا کر لیا جاوے تاکہ انکا جواب بھی یکجا ہی اس کتاب میں آ جاوے اور یہ کتاب تمام مسائل کی جامع ہو جاوے۔

اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب نے اس چٹھی کے مضمون کا تتمہ پڑھ کر سنایا جو امریکہ کے مشہور کاذب مفتری الیاس ڈاکٹر ڈوئی کے نام مقابلہ کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس تتمہ کا خلاصہ یہ ہے۔ حضرت اقدس نے اسمیں لکھا ہے کہ صادق اور کاذب کی شناخت کا معیار وہ امر کبھی نہیں ہو سکتا جو مختلف قوموں میں بطور امر مشترک ہو۔ مثلاً سلب امراض کا طریق ہے جسپر ڈاکٹر ڈوئی اپنے اخبار میں لاف زنی کیا کرتا ہے کہ فلاں شخص اچھا ہو گیا اور فلاں نے صحت پائی یہ طریق اس قسم کا ہے کہ اسکے لیے متقی اور متقی ہونیکی بھی ضرورۃ نہیں چہ جائیکہ کسی کے مامور ہونے پر گواہ ہو سکے کیونکہ سلب امراض کا طریق ہندوؤں۔ یہودیوں عیسائیوں میں بھی پایا جاتا ہے اور مسلمانوں میں بھی بعض لوگ اس قسم کے پائے جاتے ہیں حضرت مسیح جو سلب امراض کے معجزات دکھلاتے تھے اسوقت بعض یہودی بھی اس قسم کے کام کرتے تھے اور ایک تالاب بھی ایسا تھا جسمیں غسل کرنے سے بعض مریض اچھے ہو جاتے تھے۔ غرض حضرت حجۃ اللہ نے پہلے انہیں یہ ظاہر کیا کہ جو امر مختلف قوموں میں مشترک ہو اور جسکی نیک و بد کی کوئی تمیز نہیں صادق اور کاذب کی شناخت کا معیار نہیں ہو سکتا۔ پھر اس امر پر بحث کی ہے کہ اسکی ایک صورت ہے کہ کچھ بیمار لیکر بطور قرعہ اندازی صادق اور کاذب کو تقسیم کر دیے جاویں ایسی صورت میں صادق کے حصہ کے مریض مقابلہ کاذب زیادہ اچھے ہونگے۔ اس امر کے بیان میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اس طریق کو اپنے ملک میں اپنے مخالفوں کے سامنے مینے پیش کیا ہے مگر کوئی مقابلہ کیلیے نہ آیا۔

پھر حضرت اقدس نے ڈوئی کی اس تحدی پر بحث کی ہے جو اسنے اپنے مخالفوں کے لیے کی ہے کہ میرے مخالف ہلاک ہو جائیں گے خصوصاً مسلمان حضرت حجۃ نے بڑے پرزور اور پرشوکت الفاظ میں لکھا ہے کہ کل مسلمانوں کو ہلاک کرنیکی کوئی ضرورت نہیں اور علاوہ ازیں یہ امر مشکوک ہو سکتا ہے اسکو یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ مسلمان ہلاک تو ہو ہی جائینگے مگر پچاس یا ساٹھ سال کے اندر اور وہ خود اس عرصہ میں ہلاک ہو جائیگا پھر کون اس کو دیکھنے والا ہوگا اسلیے بہتر ہے کہ سارے مسلمانوں کو چھوڑ کر میرے مقابلہ آئے اور میں عیسائیوں کے خود ساختہ خدا کی نسبت تمام مسلمانوں سے زیادہ کراہت اور نفرت رکھتا ہوں یہانتک کہ اگر کل مسلمانوں کی نفرت عیسائیوں کے خدا کی نسبت ترازو کے ایک پلہ پر رکھدیجاوے اور میری نفرت ایکطرف تو میرا پلہ اس سے بھاری ہوگا اور میں ایسے شخص کو جو عورت کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونیکا دعوی کرے بہت ہی بڑا گنہگار اور ناپاک انسان سمجھتا ہوں مگر یاں میرا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اس الزام سے پاک ہے اسنے کبھی یہ دعوی نہیں کیا میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اگرچہ خدا تعالی کا فضل مجھپر اس سے بہت زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے تاہم میں اسکو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور مینے اسے بار ہا دیکھا ہے ایکبار مینے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اسلیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ غرض اسطرح پر حضرت حجۃ اللہ نے بلحاظ اپنے کام اور ماموریت کے اور خدا تعالی کے ان فضلوں اور احسانوں کے جو حضرت مسیح موعود کے شامل حال ہیں تحدیث بالنعمۃ اور تبلیغ کیطور پر ذکر فرمایا۔ اور یہاں تک کہا۔ کہ **میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے ہے** ان امور کے پیش کرنے کے بعد آپنے پھر پرشوکت تحدی کے ساتھ اسکو مقابلہ کے لیے دعوت کی ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو اسے چاہیے میرے مقابلہ میں نکلے اور **یہ دعا کرے کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ صادق کے سامنے ہلاک ہو**۔ یہ خلاصہ ہے اس تتمہ کا جو ہمنے اپنے طور پر لکھا ہے اصل چٹھی ستمبر کے اخیر تک انشاء اللہ شائع ہو سکے گی۔

آج کی ڈائری میں ایک امر ہمنے فرو گذاشت کیا تھا اسے یہاں درج کر دینا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ الاحد کے ایک کبوتر کو بلی نے پکڑا جو ذبح کر گیا فرمایا کہ اسوقت میرے دل میں تحریک ہوئی کہ گویا عیسائیوں کے خدا کو ہمنے ذبح کر کے کھا لیا ہے۔ پھر فرمایا کہ انگریز بھی کبوتر کا شکار کرتے ہیں اور بنی اسرائیل کی قربانیوں میں بھی شاید اسکا تذکرہ ہے بہرحال کبوتر ہمیشہ کھلائے جاتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ عیسائیوں کے خدا ذبح ہوتے ہیں کیا یہ بھی کفارہ تو

مولوی غازی کے قصیدہ پر ایک سرسری نظر

الا اے غازئی نادان کجا راہ صفا بینی
چو چشم دل نہ داری کجا نور و ضیا بینی
اگر عو عو کنی برمہ نکاہد نور آن ہرگز
کہ نور این مہ تابان زذات کبریا بینی
اگر تف بر چراغ حق زنی از جہل و نادانی
تو روئے خویش را سوزی و جانرا در بلا بینی
اگر چشم دلت را واکنی ای دشمن نادان
بروئے احمد مرسل مگر نور خدا بینی
مہ چاردہ ہم یعنی جناب میرزائی ما
زحق مامور و مرسل در لباس انبیا بینی
ستادہ بہر تصدیقش زمین و آسمان را بین
مہ و مہر درخشان را اگر از چشم حیا بینی
چہا آیات حق از بہر تصدیق مسیح ما
بہر دم از خدا روشن زارض و ہم سما بینی
زمین الوقت میگوید ندا از آسمان آید
نہان در آستین او مگر دست خدا بینی
نبیٔ وقت و سالار جہان باشد امام ما
ہمین آن احمد مرسل امام اولیا بینی
سمی حضرت احمد سپہدار مسلمانان
ہمہ زیب بر پاکش لباس اجتبا بینی
چنین دعویٔ ما باشد نہ از طور سخن دانی
شہادات سماوی را نشانہای خدا بینی
برون از حصر آیات خداوندی ہمی باشد
کہ شمل در تابانش بتاج اصطفا بینی
ز نور حق چہ بودی بے خبر ای غازئی نادان
خور روشن کجا ہرگز ازین جہل و عما بینی
بزن ای مادح نادان زحال پیر خود لافے
پشیمان و نگونسارش بہ پیش حق چرا بینی
کہ با این شوخی و شیخی چہ کار از وے پدید آمد
سیہ شد دفتر پیری چو کارش افترا بینی
کجا این پیری و شیخی و این دزدی بکار آید
بدزدی پیش حق نادم درا اے بے حیا بینی
نباشد ہمت مردان بدزدیدن سخن گفتن
نہ این تزویر و افسون را بپیش حق بقا بینی
چو از تیغ براہین و ز اعجاز مسیح ما
سر آن صوفی دانا فتادہ در بلا ...... بینی
باین تزویر و دزدی کے بری خواہد شدن از ما
چو راز دفتر دزدی بہ پیش خلق وا بینی
ز استیصال فیضی از جناب حق ہمی ترسی
بزیر خاک لاش او ز آہ میرزا بینی
زکار فیضی نادان بہ پیری آن حقے آمد
چون دزدان پیر خود را در جہان گمنام بینی
نہ فیضی پیش مہدی در مقابل ہم بر دن
مگر از کور چشمی حرف زن بر آ و فا بینی
ازین بر حسب فرمان خدا شد از جہان بیرون
کہ تا تائید حق از بہر مہدی برملا ... بینی
ز فیضی تضلۂ باطل بدست خواجہ ہم آمد
بلاف محض بہر خود و را مشکل کشا ... بینی
مگر این مردۂ فیضی بہ بوئے بد ہویدا شد
ازان مردود چشتی را بمیدان وغا بینی
فلک گریان بر احوالش زمین نفرین کنان برو
ملک لعنت کنان بروے بشنو و کبریا بینی
مقدر این پئے مہر علی از عالم بالا
الا اے منکر نادان نشان میرزا بینی
ز آہ سرد ابدالان ترا باید حذر کردن
خصوصا دست پاک میرزا چون بدعا بینی
چو اہلک تک السماء گفتا مسیحا سید عالم[*]
سر پیر فسونگر زین فتادہ زیر پا بینی
نمی خواہم کہ اینجا از کمالش پردہ بردارم
کمال علم او ظاہر بدزدی برملا بینی
حمدی الله بمعنائی رسول حق عیان گردد
عیان فضل و کمال پیر جاہل در دغا بینی
نظر بر منطق آن پیر دانا کن نوائے غاوی
چو صغریٰ نیز کبریٰ در کتاب پر جفا بینی
چو از عیب مصفا از جہالت نیستی آگاہ
ازان غیر مکرر حد اوسط از عما بینی
چرا اے مہر شہ ناحق کشیدی زحمت و رنجے
چو کار و بار خود ظاہر تو کذب و افترا بینی
چہا از قدرت ایزد مگر بر روئے کار آید
کہ عیب چشتیائی را بہ بالائی قبا بینی
ہمی بینی کہ سیف چشتیائے عیب تو باشد
لباسے از ندامت در بر خود از ابا بینی
ز خند گلشن امید تو اے منکر نادان
ز بار غم چو پشت شیخی خود را دوتا بینی
ہمی بینی کہ بر آرد نہال باغ احمد چون
لباس زعفران در روضۂ ہم باد صبا بینی
ہمی بینی کہ نور الدین و دیگر عاشقان او
خرامان بر لب کوثر بصد نور و ضیا بینی
تفاخر مر ترا باید نہ کردن بر سر غازی
کہ غازی کے بکار آید چو قہر کبریا بینی
عذاب ایزدی آید بری از تو شود غازی
کند نفرین نہ پس او را مگر نغمہ سرا بینی
تکلف میکند غازی بتعریف تو ای نادان
از ان خود را باستکبار و نخوت مبتلا بینی
ہمہ لاف و گزاف تو بود بازیچۂ طفلان
لباس خویشتن ہر دم ہمہ کبر و ریا بینی
ز ذات ایزدت ہرگز ترا شرمی نمی آید
بتائید مسیحا چون تو دست ذو العلا بینی
ز اعجاز فصاحت چون رسیدی از سخن سازی
بہ نیرنگی چو پیران باز خود را در قبا بینی
نشان آسمانی مہر و ماہ و انجم تابان
درین امصار از ہر سو تو طاعون و وبا بینی
چہا تکذیب آیات خدا سازی تو ای نادان
چو مہدی را ز آیاتش بطرز انبیا بینی
تدبر در دلائل کن بہ بین سوئے مسیح ما
کہ تا او را بصد عزت امام اصفیا بینی
دگر نہ تا قضائے آسمانی انتظاری کن
کہ خود را نیز داخل در گروہ اشقیا بینی

خاکسار عطاء الله کشمیری احمدی رئیس قادیان

خلافت راشدہ

جس کتاب کا اڑھائی سال سے انتظار کیا جاتا تھا۔ اب بالکل طیار ہو کر شائع ہو گئی ہے۔ اس کے مضامین کے متعلق ہمکو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں خود مصنف کا نام ہی اس کی عمدگی کی کافی دلیل ہے۔ قیمت مجلد علاوہ محصولڈاک عہ مع محصولڈاک و خرچ وی پی عہ درخواستیں دفتر الحکم قادیان میں آنی چاہئیں کوئی ڈیڑھ سو کے قریب جلدیں باقی ہیں

ایڈیٹر الحکم قادیان دار الامان

* یہ اُس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام نے پیر گولڑی کی نسبت اعجاز المسیح میں فرمائی تھی۔

ہذا شئی عجیب

{حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ نے جو خطبہ ۸ راگست کو پڑھا اس کا مضمون (مندرجہ بالا عنوان پر تہا)}

خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے سنت مستمرہ اسیطرح رہی ہے کہ جب کوئی شخص اس کی طرف سے مامور و مرسل ہوکر آیا ہے تو نا عاقبت اندیش کم فہم قوم نے اس کی تکذیب کی اور وہ تکذیب یہی بیان کی ہے... ہذا شئی عجیب مین اپنی عمر کے ابتدائی حصے اور وقتوں مین جب قرآن شریف کی اس آیت یا اس قسم کی اور آیتون کو پڑہا کرتا جن مین یہ بیان ہے کہ کفار نے کہا کہ یہ رسول تو ہماری طرح کا ایک بشر ہے جو بازارون مین چلتا پھرتا ہے اور کہانا بھی کہاتا ہے غرض تمام حوائج بشری رکھتا ہو اور ہماری جنس کا آدمی ہے ہم اس پر کیون ایمان لاوین۔ جب مین ان آیتون کو پڑھتا تو مجھے تعجب ہوتا تہا کہ وہ احمق کیا تصور کئے بیٹھے تھے اپنے جنس کے آدمی کو رسول ماننے میں کیا چیز روکتی تھی کیا عادتاً وہ نہ دیکھتے تھے کہ قبلہ مین جو مسلم اور مقبول ہوتا ہے وہان ہی کی جنس کا ہوتا ہے بڑا نامی گرامی صاحب سطوت حاکم اسی جنس سے ہوتا ہے کیا کبھی انھون نے نہین دیکھا تہا کہ کسی بستی پر کوئی غیر حکمران ہوا ہو یا سوق عکاظ یا مجمع مین کوئی بشیر یا قصیدہ کہہ لایا ہو جو سب سے بڑھکر فصیح بلیغ تسلیم کر لیا گیا ہو امرؤ القیس اور پہلے معلقات سے بڑھکر مانا گیا ہو۔ پھر وہ کیا بات تھی کہ جب ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مین بت پرستی سے دنیا کو نجات دینے کے لئے آیا ہون اور سچی راحت اور سکھ قوم کو دینے آیا ہون تو یہ بات کیون ان کو کہا گئی۔ اور وہ تکذیب اور انکار پر ڈٹ گئے بلکہ اس سے بھی بڑھکر ایذا رسانی اور قتل تک کے منصوبے کرنے لگے؟ یہ راز سربستہ مجھ پر نہین کھلا تہا۔

میں ہمیشہ اس امر پر غور کرتا رہا۔ قرآن شریف کی سچائی اور عظمت پر تو میرا بچپن کا ومانع بھی کبھی تعجب اور شک نکرتا تہا اور اس وقت بھی میرا ایمان تہا کہ جو کچھ قرآن شریف مین درج ہے بالکل سچ ہے مگر اس قسم کی کھوپڑی کے انسانون کا وجود مجھے ناممکن معلوم ہوتا تہا جو اپنی نوع اور جنس کے رسول کے مکذب ہوتے محض اسی بنا کر کہ وہ ان کی نوع کا ہے لیکن آج اس عمر مین اسوقت مین نے اپنے کانون سے اس آواز کو سنا۔ اور آنکھون سے دیکھا کہ خدا کے مرسل اور مامور نے جب اپنا پیغام ان لوگونکو پہنچایا کہ مین خدا کی طرف سے مامور ہوکر اصلاح قوم کے آیا ہون تو وہی آواز اس کی نسبت سننے مین آئی اور پہر سارا تعجب جاتا رہا۔

آج بھی وہ یہی کہتے ہین جو آج سے تیرہ سو برس پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا پر کہا گیا تہا کہ کیون یہ قرآن دو بڑے شہرون کے نمبردارون پر نازل نہین ہوا آج بھی یہی کہتے ہین کہ کیا مہبط وحی قادیان ہی رہ گیا تہا۔ قرآن شریف مین جو یہ امور درج ہین یہ صرف

عبرت کے لئے

ہین قرآن مین جو اللہ تعالےٰ نے ان امور کو محفوظ رکہا یہ اسی لئے تہا کہ آئندہ جب کبھی کوئی مامور اور مرسل خدا کی طرف سے آئے تو ایسا احمقانہ اعتراض نکیا جاوے تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ اس قسم کے اعتراض کرتے ہین کیا یہ خدا کی رحمت کے تقسیم کنندہ ہین کہ وہ ان کی مرضی سے اللہ تعالیٰ اسکو منتخب کرے۔ خدا تعالےٰ کے حضور یہ کبھی نہیں ہوتا۔ بلکہ جو دولتمند یا معزز و مکرم بناہے تو ہماری تقدیر اور منشاء سے بناہے اسیطرح پر اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

دیکھو کوئی تم مین سے اپنی امانت کی چیز رکہنا چاہے تو وہ پہلے تجربہ کرتا ہے کہ کہین وہ شخص جسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے خائن نہو ایسا نہو کہ کل کو لیکر منکر ہو جاوے کیونکہ امانت کے گواہ تو مقرر نہیں کئے جاتے۔ جب انسان اپنے محل امانت کو اچھی طرح جانچ لیتا ہے تو کیا خدا تعالےٰ اپنی گرانقدر امانت رسالت کیلئے جانچ نہین کرتا؟ اسکا جواب یہی ہے

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

غرض یہ ہے کہ جو اعتراض اسوقت کیا جاتا تہا آج بھی کیا جاتا ہے کہ کیا قادیان مین ہی رہ گئے تھے کہ مسیح موعود ہوتے۔ یہ حق تہا نذیر حسین کا یا فلان کا۔ مین کہتا ہون اگر ان کا حق تہا تو پھر یہ کیون نہ بنے خدا تعالےٰ نے تو اپنے فعل سے ثابت کرکے دکھا دیا ہے کہ یہ ہرگز ہرگز اس پاک مسند کے وارث نہ تھے جو انبیاء علیہ السلام کی مسند ہو جو نبی کریم صلعم کی مسند ہے۔ یہی اعتراض روافض کا ہے کہ حضرت علی رضہ کا حق خلافت تہا مین کہتا ہون کہ تمہارے نزدیک یا خدا کے نزدیک۔ اگر خدا کے نزدیک حضرت علی کا حق تہا تو پھر کیا... ... حضرت عائشہ اور ابوبکر جیت گئے اور خدا معاذ اللہ ناکامیاب ہوا۔ نہیں نہیں خدا تعالیٰ ہی غالب ہے ہم اس خدا کو مانتے ہین جو فعال لما یرید ہے جو سخت قوت زور اور سطوت سے ... کر لینے والا ہے جسکا وہ ارادہ کرتا ہے وہ علی کل شئی قدیر ہے۔ اس کا یہی ارادہ تہا اور ... یہی حق تہا جو ظاہر ہوا ...

... ... ہے۔ کوئی چیز خدا کی منشاء مشیت تامہ نافذہ نفاذہ کی راہ میں روک نہیں ہوسکتی۔ اسیطرح پر یہ رافضیانہ اور احمقانہ اعتراض ہے ان لوگون کا جو کہتے ہین کہ مرزا غلام احمد کیون مسیح موعود بنے؟

وہ تو خدا کے اپنے ہاتھ سے معطر ہوکر مسیح موعود بنگیا اب تم سب تمہارے اگلے پچھلے ناک رگڑ کر یا تم جوڑ کر اپنی تجویزون اور انتخاب سے کسی ایک کو مسیح موعود بنالو جسکو تم اس عہدہ کا اپنے خیال مین حق دار سمجھتے ہو پھر دیکھو کہ فعال لما یرید غیر متبدل خدا کیا فیصلہ کرتا ہے اسوقت تم کو معلوم ہو جاوے گا کہ وہ جس نے ایک گمنام گاؤن کی کوٹھری مین اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ گذارا ہے اور جو

اب خدا تعالیٰ کے انتخاب کے موافق مسیح موعود ٹھہرایا گیا ہے وہی حق ہے مگر کس قدر ظلم اور اندھیر ہے کہ تم اپنا کوئی انتخاب پیش نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کے انتخاب پر اعتراض کرتے ہو۔ اور کہتے ہو۔ ان ہذا شئی عجیب۔

درحقیقت اسیطرح پر مادی دنیا کے فرزند کیا کرتے ہیں جب ہمارے سید و مولا امام المتقین سرور عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عجیب بیکس و بےبس و بے سامان ظاہری حشمت و شوکت و دولت نہ رکھنے والا انسان تھا اور چالیس برس تک غار حرا میں رہا نہ دنیا کی سوسائٹیوں کی خرخشوں میں شریک ہوا اور نہ اُن سے آگاہ غار سے نکلتے ہی بولا

اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم

یعنی اپنے خالق رب کے نام کی تبلیغ دنیا میں کر وہ خالق جس نے علق سے الانسان بنایا۔ ہاں پڑھ اور تبلیغ کر اور خوف نکر اور تیرا رب اکرم ہے تو بھی اکرم ہو جاوے گا اور جب خدا نے یہ کہا کہ قل

یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

کر کہدے میں تمام دنیا کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں تمام زمین میرے پاؤں کی جوتی ہوگی خدا وہ خدا ہے جو جس سے چاہتا ہے ملک لے لیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے دیدیتا ہے یہ اور اس قسم کی دوسری پیشگوئیاں دیکھ کر مادی عقلوں پر قیاس کرنیوالے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے اور کبھی ان پیشگوئیوں کو دیکھتے تو ان کو تعجب ہوتا یہی حال اس وقت ہو رہا ہے۔ وہ جب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود کے منہ سے خدا تعالیٰ کے ان عظیم الشان وعدوں کو سنتے ہیں تو تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں

ان ہذا لشئی عجیب

مگر کیسے مبارک ہیں وہ لوگ جنکو اللہ تعالیٰ نے تعجب میں نہیں ڈالا۔ انھوں نے خدا کے مامور کی آواز سنی اور بڑھکر لبیک کہا اور قبول کیا کہ تو مسیح موعود ہے اور سنت اللہ کے موافق اپنے وقت پر رسولوں کی چادر میں ان کے قدم پر آیا پس مبارک ہو اس قوم کو کہ خدا کی سعادت نے ان کا ساتھ دیا۔ اللہ مجھکو اور ان تمام کو جنہوں نے اس مرسل و مامور جری اللہ فی حلل الانبیاء کو شناخت کیا اس عہد پر قائم رکھے جو انھوں نے خدا کے مرسل کے ہاتھ پر کیا ہے اور ان تمام ٹھوکروں اور ابتلاؤں سے بچائے جو اس راہ میں آجایا کرتی ہیں تا کہ ہم **شہداء علی الناس** ہوں اسیطرح جیسے یہ رسول ہم پر شاہد ہے اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق کے بدون نہیں ہوتا۔

میرا ایمان ہے اور میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ یہ امام جماعت کے بدون رہ نہیں سکتا۔ یہ رسالت موزون ہوئی جماعت کے لئے اسی لئے تو **جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ** اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا جو بجائے خود چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ سچے متبعین کی ایک جماعت اس کو دیگا۔ اس لئے اسکا کوئی غم نہیں کہ جماعت ہوگی یا نہ ہوگی جماعت ضرور ہوگی مگر غم یہ ہے کہ خدا نکرے کہ ایسی جماعت میں ہم نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو سابقوں میں داخل ہونے کی توفیق دی ہے ایسی حالت میں کہ **سلامتی اور امن کا شہزادہ** گمنامی کے تاریک گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اب جبکہ سورج چڑھ گیا ہے ایسا نہو کہ ہم کوئی ٹھوکر کھائیں خدا تعالیٰ غیور خدا ہے وہ کسی شوخی پر عملوں کو حبط کر دیتا ہے پس ایسا ہو کہ تم سے کوئی شوخی سرزد نہو۔ تم زیادہ خدا کے حضور شرمندہ ہو کہ اس نے تم پر ایسا فضل کیا ہے کہ مسیح موعود کا تمہیں شناسا بنا دیا ہے۔ خدا ایسا ہی کرے کہ تم میں شعائر اللہ کی عزت اور غیرت پیدا ہو تم نمازوں کو قائم کرنے والے زکوتیں دینے والے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو جاؤ تا خدا تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہو

والعاقبۃ عند ربک للمتقین

گورنمنٹ کے پنشن یافتہ افسروں کی تقرری دیسی ریاستوں میں

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم! افسوس صد افسوس اور ہزار افسوس کا مقام ہے کہ ہماری ریاستوں کی ایسی حالت خراب ہو گئی ہے کہ جس پہلو سے دیکھتا ہوں خرابی ہی خرابی نظر آتی ہے اب میں آپ ہی سے پوچھتا ہوں کہ یہ خرابی کیا کم ہے کہ گورنمنٹ کے پنشن یافتہ افسر دیسی ریاستوں میں جا کر بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز ہو جاتے ہیں کیا جو سرکاری نوکری کے لائق نہیں ہوتے وہ کیا بیچارے دیسی ریاستوں کے ہی قسمت میں ٹھونکے جانے کے لئے ہیں؟ اُن کو اب چاہئے کہ آرام و چین سے گھر بیٹھیں اور اللہ کی یاد اور پرمیشر کے دھیان میں اپنے آخری دن گذاریں۔

پنشن کیسے آدمیوں کو ملتی ہے؟ اُن کو جو وجہ کبیرسنی کے یا اور کسی وجہ سے کام کے لائق نہیں سمجھے جاتے یہ نہیں کہ ایک مقررہ وقت تک کام کرلینے کے بعد۔ کیونکہ اگر کوئی شخص وقت مقررہ تک کام کر بھی چکا ہو تو اگر وہ کام کرنے کے لائق ہے تو کسی کو کوشش بھی کرنا ہے اس کا یہ منشا ہوتا ہے کہ جبتک دیکھ لیا جاتا ہے کہ اب اس بیچارے کے آرام کرنے کا زمانہ ہے تو پنشن ملتی ہے گورنمنٹ کچھ ایسی بیوقوف نہیں کہ باوجود کام کے لائق رہنے کے پنشن دیدے اور ایک تجربہ کار کی جگہ پر کسی ناتجربہ کار کو سرفراز کرے اور وہ شخص خود بھی جو ابھی کارگذاری کے لائق ہے پنشن لینا قبول نہ کرے گا کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کو اپنے وجود سے فائدہ پہنچا سکتے ہیں تو وہ کیوں اس سے باز رہیگا پنشن یافتہ صاحبان جو دیسی ریاستوں میں تقرری کے لئے کوشش کرتے ہیں تو وہ بیچارے بھی عجیب ہیں۔ اُن کے دوست واقربا ان کو یہ کہکر ضرور مجبور کرتے ہونگے کہ دیسی ریاستوں میں تو گورنمنٹ کے پنشن یافتہ بحال ہوتے ہیں تم کوشش کیوں نہیں کرتے تو وہ بیچارے بھی کہنے سننے سے اور دیکھا دیکھی درخواست دے

بیعت کا کالم

بابو محمد مسعود صاحب راجپور بنگال
میاں عبدالرحیم صاحب ملازم ڈاکٹر عباداللہ صاحب امرتسر کٹڑہ جمیل سنگھ
میاں عبداللہ خانصاحب نمبردار رسول پور رکھہ براینچ لائل پور
میاں میر قاسم علی صاحب طالبعلم بائی کلاس امرتسر
بابو رحمت خانصاحب نوشہرہ
سماۃ امینہ صاحبہ زوجہ محمد کلال بستی زندان ڈیرہ غازیخان ماننہ
میاں احمد صاحب 〃
بابو محمد فیروز الدین صاحب سب سرنٹ دی انسپکٹر یوگنڈا ریلوے ملک افریقہ
میاں محمود خانصاحب بستی زندان غازیخان
میاں غلام حسین صاحب 〃 〃 〃
سماۃ سوتیا نوالی صاحبہ زوجہ
میاں غلام حسین صاحب 〃 〃 〃
میاں خدابخش صاحب نبیرہ 〃 〃 〃
میاں غلام حسین صاحب 〃 〃 〃
سماۃ سجانی صاحبہ نبیرہ
میاں غلام حسین صاحب 〃 〃
سماۃ سیانی صاحبہ زوجہ فضل محمد صاحب 〃
میاں خدابخش صاحب 〃
میاں کالو خان صاحب 〃 〃
میاں الہ دتا صاحب 〃
میاں محمد یار صاحب 〃
میاں حاجی صاحب 〃
میاں رانجھا خانصاحب 〃
میاں نور محمد صاحب 〃
میاں خدابخش صاحب 〃
سماۃ نکی صاحبہ زوجہ میاں سوھنا صاحب 〃
سماۃ بختاور 〃 زوجہ احمد علیصاحب 〃
میاں جتہ خانصاحب 〃
میاں الٰہی بخش صاحب برادرزادہ میاں جتہ خانصاحب 〃
میاں لنگر خانصاحب 〃

میاں خان محمد صاحب بستی زندان غازیخان
سماۃ فاطمہ زوجہ صاحب خان 〃 〃
میاں محمد یار صاحب و الہ یار صاحب 〃 〃
میاں الٰہی بخش صاحب و احمد یار صاحب 〃 〃
سماۃ عزت صاحبہ 〃 〃
میاں الٰہی بخش صاحب و علی محمد صاحب 〃 〃
میاں یوسف صاحب و میاں موسیٰ صاحب 〃 〃
میاں محمد علی صاحب و میاں احمد علی صاحب 〃 〃
میاں قادر بخش صاحب و میاں عبدالقدوس 〃 〃
سماۃ زینب صاحبہ و سماۃ جنت صاحبہ 〃 〃
میاں پیر محمد صاحب و میر محمد صاحب 〃 〃
میاں الہ بخش صاحب و میاں الہ دتا صاحب 〃 〃
میاں الٰہی بخش صاحب و میاں الہ دتا صاحب 〃 〃
میاں رحیم بخش صاحب و میاں الہ بخش صاحب 〃 〃
سماۃ بخت بھری صاحبہ زوجہ میاں رحیم بخش صاحب 〃 〃
میاں عیسیٰ صاحب و سماۃ فاطمہ صاحبہ 〃 〃
سماۃ جنت صاحبہ و میاں مہر صاحب 〃 〃
میاں عیسیٰ صاحب و میاں موسیٰ صاحب 〃 〃
میاں عمر صاحب و میاں احمد دین صاحب 〃 〃
میاں قادر بخش صاحب و میاں فتح محمد صاحب 〃 〃
سماۃ چنن صاحبہ و سماۃ مریم صاحبہ 〃 〃
سماۃ عائشہ صاحبہ و سماۃ راستی صاحبہ 〃 〃
سماۃ نعمت سوائی صاحبہ و سماۃ جیون صاحبہ 〃 〃
میاں عمر خان صاحب و میاں احمد علی صاحب 〃 〃
میاں الہ دتا صاحب و سماۃ چندان صاحبہ 〃 〃
سماۃ بھراوان زوجہ عمر خانصاحب 〃 〃
سماۃ عزت صاحبہ و میاں لموناصاحب 〃 〃
میاں عبدالرحمن صاحب و میاں قادر بخش صاحب 〃 〃
سماۃ راستی صاحبہ 〃 〃
میاں حسین صاحب 〃 〃
میاں حسین صاحب چاہ جوگی والہ 〃
میاں ولی محمد صاحب 〃 〃
میاں بہادر صاحب 〃 〃
میاں الہ بخش صاحب چاہ میروان 〃
سماۃ بختاور صاحبہ زوجہ محمد دین میرک منٹگمری
سماۃ زینب بی بی صاحبہ ہمشیرہ محمد دین 〃 〃
ہاجرہ بی بی 〃 〃
میاں نور الحق صاحب و میاں سراج الحق صاحب 〃
و فیض الحق صاحب و میاں گل محمد صاحب 〃
بابو محمد علی خان اسسٹنٹ سرجن ہاسپٹل یوگنڈا ریلوے برونی واقعہ ملک افریقہ

میاں محمد مصطفیٰ صاحب کالسہ ریاست پٹیالہ نزد سنور 〃
میاں محمد بخش صاحب سنور 〃
میاں قدرت صاحب 〃
میاں عطا محمد خانصاحب پولیٹیکل ایجنٹ گلگت 〃
میاں محمد مجیب خانصاحب نائب تحصیلدار ڈمو ناگلی ضلع بنوں
میاں حافظ فتح محمد صاحب تلوکہ ضلع شاہپور
میاں ریحان و میاں جہد خان 〃 〃
میاں وسیلہ و میاں پٹھان صاحب 〃 〃
میاں امام صاحب و میاں خانصاحب 〃 〃
میاں قائم و میاں تکہ حجام و میاں خدابخش حجام صاحبان 〃 〃
سماۃ رحمت بی بی ہمشیرہ عزیز بٹ۔ چک امیر ح کشمیری پور
میاں ملا عبدالعزیز صاحب پنڈ گھنان ضلع سیالکوٹ
سماۃ محمد بی بی زوجہ 〃 〃
عبدالعزیز صاحب 〃 〃
محمد ثناءاللہ صاحب 〃 〃
سماۃ حسین بی بی صاحبہ 〃 〃
سماۃ حاجن بی بی صاحبہ 〃
میاں عباس خانصاحب نائک ۲۶ ہاسری پارٹی چمن قدیم ملک بلوچستان
میاں مہتاب خانصاحب ملازم رانی کستوری صاحبہ چابک سوار لکھنان اٹاوہ
چوہدری نوجدار خانصاحب نمبردار معہ عیال و اطفال کوٹلی ہرنرائن سیالکوٹ
چودھری مہتاب دین صاحب کوٹلی ہرنرائن سیالکوٹ زوجہ و اطفال میاں مہر دین صاحب 〃
میاں چودھری جھنڈا صاحب معہ زوجہ و اطفال 〃
زوجہ و اطفال میاں گلاب دین 〃
میاں جیوا صاحب و میاں شاہ محمد امام مسجد 〃
چودھری حیات محمد نمبردار صاحب 〃
سید کرامت علی علیشاہ صاحب پسرور
میاں مہتاب دین صاحب کوٹلی 〃
میاں فضل دین صاحب 〃
میاں الٰہی بخش صاحب 〃
نور حسین ملازم ریلوی راولپنڈی سنگوئی اصل باشندہ
حکیم محمد قاسم صاحب ملازم ریلوی لالہ موسٰی
سید رحمت شاہ صاحب کھاریاں ضلع گجرات

ان امراض کا عروج بڑے شد و مد سے سلطنت جسم میں تباہی کرنیوالا ہوتا ہے اس کے غروب کرنے کا آلہ اگر کوئی ہے تو ہمارا یہی جوہر عشبہ ہے۔ جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہونچکر خون کو ردی کر دے تو اس کو کوئی درست کر سکتا ہے تو یہی جوہر عشبہ ہے یہ مرض کو ملبوتا نہین بلکہ عالم وجود کو کھوتا ہے جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کے لئے مسلّہ حکمائے سلف وخلف کا نسخہ ہے۔ اس کے پینے والے کا خون گندہ نہین ہوتا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ اس کو محافظ صحت کہا جاتا ہے۔ عشبہ مغربی کو میڈیکل آفیسر۔ پروفیسر۔ علوم طب اور حکماء نے یقینی علاج سمیت خون سے دور کرنے کا قرار دیا ہے یہ جوہر عشبہ جوانی کے جوش غلط کاری سے جب آتشک کا زہر خون کو تباہ کر کے گوناگون رنگون مین ظاہر ہوتا ہو۔ تو اس وقت بھی ایک فا زہر ہے جسکے استعمال سے وجع مفاصل۔ تیرگی خارش۔ پھوڑے پھنسی۔ زخمون کا جلد اندمال کرتا ہے۔ خنازیر۔ ناصور ہو گند پنبل یا جب جسم سے چھلکے اترین۔ یا تبدیل موسم پر جسم پر دھبے۔ سوکھی خارش۔ چہرہ پر بدنما داغ پیدا ہوتے ہین۔ تو وہ یہ عرق ہے جو ان جملہ ہتھیلی بیماریون سے نجات دیتا ہے۔ سوزاک کے بعد جو ہاتھون اور پاؤن کے تلون مین جلن رہتی ہو۔ ہڈیان درد کرتی ہون ریح کا درد عرق النسا اور عورتون کے رحم کے بگاڑ اور تلون کے درد وغیرہ کو بھی دور کرتا ہے۔ شیشی کلان ہے محصولڈاک ۸ر شیشی خورد عیعہ (پتہ) زبدۃ الحکما حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ

حافظ صحت لاہور موچی دروازہ اعوان منزل ٭

صدق اللہ العلام فیما اوحی الی الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام حیث قال انہ اوی القریۃ لولا الاکرام لهلك المقام

طاعون بھی عذاب الٰہی ہے جو خدا تعالیٰ کے مرسل کی تکذیب انکار کے باعث نمودار ہوتا ہے

روغن نوری

یہ روغن امراض وبائیہ خصوصاً طاعون وہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے عجیب ہے جو سعید لوگ حفظ ما تقدم استعمال کرینگے وہ انشاء اللہ السلام بفضلہ تعالیٰ مبتلائی طاعون وہیضہ نہونگے کیونکہ اجرام وبائیہ ان کے بدن مین داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جائینگے۔ اگر مبتلائے مرض کو دین۔ تب بھی اس سے بطور فضلہ تعالیٰ شفایاب ہو۔ علاوہ ازین اس کے استعمال سے۔ تپ محرقہ۔ کالی کھانسی۔ متلی۔ قے۔ اسہال۔ پیچس۔ امروڑ

دخون آنون کا آنا۔ خنازی کی بیماری۔ سوزش سینہ۔ قصور ہضم۔ چیچک۔ نفث الدم وابتدائی سل۔ دردگوش۔ درد کان ناسور۔ خنازیر۔ زخم آتشک۔ چکندہ پھوڑے۔ پھنسیان بواسیر کے زخم۔ زہر بچھو۔ زہر زنبور وغیرہ ہر قسم کے زخم بہت جلد بفضلہ تعالیٰ دور ہوتے ہین ایسا سریع الاثر اور مفید دوا کم ہو گی۔ قیمت فی شیشی عمر

عطر روح افزا مصلح ہوا و وبا یہ عجیب عطر ہے اس کا پھوا کان مین رکھو تو علاوہ تعطیر و تفریح طبع کے ضرر ہوا وبائی کی اصلاح ہو جہان طاعون وہیضہ ہو وہان اسکا استعمال بہت مفید ہے قیمت فی شیشی عہ کشتہ سیم بک آتشہ مقوی دماغ و اعصاب قیمت فی چوکی عہ گٹکہ سیماب مصلح شیر و مصفی خون قیمت عمر محصول ذمہ خریدار ٭

المشتہر

حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

آپ اس رعایت سے ضرور فائدہ اٹھائیں

دفتر الحکم کی تعمیر کی خوشی کے شکرے مین ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء سے ۲۱ ستمبر ۱۹۰۲ء تک جدید خریداران اخبار سے الحکم کی قیمت صرف **چار روپے** لیجاویگی اور جو کتابین مطبع انوار احمدیہ کی اپنی ملکیت ہین جن کی فہرست ذیل مین درج ہے وہ پرانے خریدارون کو نصف قیمت پر اس عرصے میں دی جاوینگی جس سے وہ صرف ایکبار فائدہ اٹھا سکتے ہین خواہ ایکبار ایک نسخہ خریدین خواہ ایک سے زیادہ۔

فہرست کتب

تفسیر القرآن پارہ اول ۸ + رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء عہ + الانذار ۴ + حضرۃ اقدس کی تقریر ۲ + حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۳ + اصلاح النظر ۲ + سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۲ + برہان الحق ۳ + سلک مروارید ۳

تمام درخواستین دفتر الحکم مین آنی چاہئین

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

علاج طاعون

حضرت اقدس جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بذریعہ اشتہار علاوہ سچی توبہ و استغفار و تقوی و طہارت جدوار خالص کی گولیان اور عرق جسکا نسخہ جناب نے اسی اشتہار مین درج فرمایا ہے طاعون کے لئے استعمال کرنیکا حکم دیا تہا اور خدانخواستہ طاعون کی گلٹی بغل ران یا گردن کے نیچے نمودار ہو تو مرہم عیسی لگائی جاوے سو اس عاجز نے اس اشتہار کیموافق احباب کی سہولت کیلئے گولیان ۔ عرق ۔ اور مرہم طیار کی ہے قیمت بہت کم رکھی گئی اس دوا کے فائدے کی نسبت مین اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا تجویز کردہ نسخہ ہے ۔ حفظ ما تقدم کے طور پر ضرور استعمال کرین ۔ قیمت ادویہ علاوہ محصولڈاک مندرجہ ذیل ہے ۔

قیمت یکصد گولی ۱۲ ۔ عرق شیشی کلان جو تقریباً ایکماہ کیلئے کافی ہوگی ۱۲

دوچند گولی ۸ ۔ خورد ۔ مرہم فی ڈبیہ ۸

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ ارسال ہوگا ۔

ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ و معالج بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

انوار احمدیہ پریس قادیان

خلافت راشدہ کی قبولیت کے

متعلق مختلف مقامات سے خطوط آ رہے ہین جنہین سے ایک خط کسی دوسرے مقام پر درج ہو۔ یہ کتاب بہت کثرت سے شائع ہونی چاہیے تھی مگر ہم نے صرف ۵۰۰ کاپیان طبع کی تہین جن مین سے ۲۰۰ طیار ہین پچاس مفت اکابران شیعہ یا اور بعض شوقین مگر نادار لوگون مین تقسیم کرنیکے لئے الگ کردی گئی ہین اور باقی ۳۵۰ مین سے قریباً ۱۸ جلدین مختلف اڈیٹران اخبار کے پاس بغرض ریویو روانہ کردی گئین اور باقی مین سے ۹۰ جلدین بغرض فروخت موجود ہین۔ جسکے لئے متواتر خط آ رہے ہین تاہم بعض احباب کی تحریک خصوصاً حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے ایما سے یہ اعلان کردیا جاتا ہے کہ آئندہ خریدار احباب کو خواہ وہ ایک ہی جلد کیون نہ خریدین خلافت راشدہ نصف قیمت پر دیجائے گی اور محصولڈاک اس مین شامل نہ ہوگا یعنی ۸ر فی جلد علاوہ محصولڈاک ہوگی +

لاتقنطوا من رحمتہ اللہ

قرآن شریف کا کیسا جامع اور انسانی امیدون کو بڑھانے والا جملہ ہے حقیقت مین رحمت الٰہی تقاضا کرتی ہے کہ کوئی تشنہ دہان اس خوشگوار اور شیرین پانی کی بھری ہوئی نالی پر اپنا منہ رکھدے اور اُسے سیراب کردے رحمت الٰہی کا خاصہ ہے کہ کوئی مریض درد کی شدت اور اضطراب مین اس سے طالب تسکین ہو اور وہ فوراً اس کو تسکین دے رحمت الٰہی ہر حال مین انسان کی دستگیری کرنیکو طیار اور آمادہ ہے مگر انسان اپنی جہالت اور معصیت کی وجہ سے کچھ ایسا سخت دل ہوگیا ہے کہ وہ اپنی ہمت اور اپنی طاقت پر قیاس کرکے خدا سے مایوس ہو جاتا ہے۔ خدا کرے کہ ہمارے دل اس سچی امید سے ہمیشہ لبریز رہین اور رحمت الٰہی کے حصول کے لئے بیقرار ہوکر دست بدعا رہین۔ آمین

انبیاء علیہم السلام کا دنیا سے خارق عادت استغنا اسی امر سے ظاہر ہے کہ وہ اپنی قوم کو مخاطب کرکے کہتے ہین لا اسئلکم علیہ اجراً

اور پھر ان کی لانظیر استقامت اپنی دعوت اور تبلیغ مین عظیم الشان معجزات ہوتے ہین اہل دل کے لئے۔ اہل دنیا کی مخالفت اور ان کی راہ مین مختلف روکون کا پیدا کردینا ایکدم کے لئے ان کے ارادہ کو پست اور کمزور نہین کرسکتا۔ بلکہ جون جون مصائب اور مشکلات بڑھتے ہین وہ اور بھی ثابت قدم اور استقلال سے آگے بڑھتے ہین لیکن کوئی شک دنیا پرست اس قسم کی استقامت اور توکل اور استغنا کی نظیر پیش کرسکتا ہے ؟ کبھی نہین +

مشہور امریکن مورخ اور ممبر پارلیمنٹ مسٹر برائس نے اکسفورڈ مین اپنے ایک لکچر کے دوران کہا تہا کہ اسلام دو صدیون مین دنیا کے پردہ سے اُٹھ جائیگا اگرچہ مسٹر مذکور نے اپنے اس بیان پر کوئی قوی دلیل اور ناطق برہان پیش نہیں کی اور اس لئے ضروری نہ تہا کہ اس پر کوئی ایکشن لیا جاتا تاہم غالباً ہمارے ناظرین یہ سنکر حیران ہون گے کیونکہ یہ پہلی صدا نہیں جو **اسلام** کے دنیا سے نیست و نابود کرنے کی پیشگوئی پر مشتمل انکے کان مین پہونچی ہو۔ عیسائی مذہبی دنیا بڑے زور و شور سے اس امر کی کوشش کرتی ہے کہ وہ اپنے ارادون مین کامیاب ہو مگر وہ خدا جس نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا وعدہ دیا ہے اور جس نے ثابت کرکے دکھایا ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام وہ اگر غیر متغیر اور لایزال خدا ہے تو یہ بھی بات ہے کہ اسلام بھی **ابدی** دین ہے۔ بہرحال عیسائی تو مونکی اس قسم کی پیشگوئیون سے اتنا پتہ تو ملتا ہے کہ یہ پیشگوئیان ان اسباب اور حالات کو ملحوظ رکھکر کیجاتی ہین جو آج روئے زمین پر اسلام کے ظاہر ہو رہے ہین اس لئے کیون ہم ایسے بدخواہون کو یہ نہ سنا دین کہ اے بدقسمت لوگو اسلام کا خاتمہ کردینے کی بیہودہ آرزو کرنے والو یاد رکھو کہ **اسلام** ایک زندہ مذہب ہے جس کی صداقتین ہمیشہ خدا تعالیٰ سے الہام پاکر اور روح القدس کی تائید سے بولنے والون کے ذریعہ زندہ رہتی ہین اور آج بھی روئے زمین پر ایک شخص موجود ہے جس نے مردہ دین کا احیا کیا اور مسیح موعود کے نام سے بھیجا گیا۔ مبارک وہ جو اس کی راہ اختیار کرتا ہے کیونکہ **زندگی کا چشمہ وہی ہے**

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جمیع ممبران اہل بیت خدا کے فضل سے تندرست ہین حضرت حجۃ اللہ نزول المسیح کی تصنیف مین ہمہ تن مصروف ہین اور بڑی عجلت اور سرعت سے یہ کتاب طبع ہو رہی ہے جسکی دو ہزار جلدین مناسب طریق پر تقسیم کی جائینگی +

(۲) حضرۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامۃ بھی خدا کے فضل سے تندرست ہین اور اعلائے کلمۃ الاسلام مین علی قدر مراتب ساعی و سرگرم ہین۔ مولوی سید محمد احسن صاحب آجکل ڈیرہ دون مین ہین +

(۳) مدرسہ تعلیم الاسلام کو موسمی تعطیلات کی تقریب پر ایک مہینے کے لئے ۱۵ اگست ۱۹۰۲ء سے بند کیا گیا۔

(۴) جلسہ تاجپوشی کی تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام ایک دن کے لئے بند رہا اور دفتر **الحکم** اور انوار احمدیہ پریس مین اس تقریب کی خوشی پر تعطیل کی گئی +

اس ہفتہ مین بیعت کرنیوالے احباب کے نام کالم بیعت مین درج ہین +

ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر قاضی محبوب عالم صاحب کے ہان فرزند تولد ہوا جسکا نام ایک رویا مین **شفیق احمد** بتایا گیا تہا حضرت اقدس نے بھی یہی نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو دینی اور دنیوی نعمتون سے بہرہ ور کرے۔ آمین

جناب میرزا خدابخش صاحب جو مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے چندہ فراہم کرنیکے لئے حسب الارشاد حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود دورہ کررہے ہین آجکل پشاور مین ہین سلسلہ عالیہ کی ضروریات سے آگاہ قوم مدرسہ کی ضروریات پر پوری توجہ فرماکر میرزا صاحب کو اپنے مقاصد کی تکمیل مین پوری مدد دیگی۔ دراصل ان قومی ضرورتون کے لئے ہر زمانہ کے لئے ایک مستقل سرمایہ کی ضرورت ہے اور قوم کے سامنے اسی سوال کو پیش کیا جاتا ہے تاکہ آئے دن کی تکلیفون اور کشمکش سے گونہ رہائی ملے ہم امید کرتے ہین کہ قوم کے اہل اثر بزرگ اپنی اپنی جگہ اس تجویز پر عمل کرنے کے

لحم خنزیر کیون نہ کہانا چاہیے؟

اس کے جواب مین مسلمان اتنا کہدین توبس ہے:۔

انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر

کیونکہ یہ فرمان الہی بہترین ادلہ ہے۔ مگر دوسرونکے لئے یہ حجت نہین ہو سکتی لہذا آج ہم اسکی درستی کے بعض وجوہ بدیہ ناظرین کرکے ملتجی ہین کہ قرآن شریف کی آیاۃ مین غور و فکر کرنیکے عادی بنین اور اسکے اوامر و نواہی سے فائدہ اٹہایا کرین۔

گوشت خوک کے مضرات کے متعلق ہم انہین مصنفین و محققین کے اقوال پیش کرتے ہین جن کی قوم مین اسکا بکثرت استعمال ہے "انسائکلو پیڈیا برٹانکا" جیسی معتبر و مستند کتاب کے فاضل مؤلفین نے تسلیم کرلیا ہے کہ سؤر غذا کے لئے خوشگوار اور عمدہ گوشت بہم نہین پہنچا سکتا کیونکہ اس کی غذا مردود اور سڑا گلا گوشت حیوانات کا پس خوردہ گھوڑون کے فرش کی روندی ہوئی گہاس اور اسی قسم کی ردی چیزین ہوا کرتی ہین علاوہ اسکے وہ ہلاک دہن بین نامی زہریلے پودونکو بھی چٹ کر جاتا ہے جو خانگی جانورون اور پرندون کے حق مین سم قاتل ہین اسکا گوشت خاصیت مین نہایت گرم اور دیر ہضم ہے فاضل مصنف ممکیا (کتاب خیر خوار حیوانات) مین کہتا ہے کہ سؤر کی تاریخ مین یہ بڑے کام کی بات ہے کہ قدیم مصنفون نے اسکے گوشت کے استعمال کو منع کیا اور اس کی کئی وجوہ ہین یعنی گرم ممالک کے ہر موسم مین اور منطقہ معتدلہ کے گرما مین اس حیوان کا گوشت بسبب اپنے تکلیف دہ کیڑون کے سخت ضرر رسان ثابت ہوا ہے خاصکر اس صورۃ مین جبکہ اس کے پخت و پز مین کوئی کسر رہ جائے تو یہ کیڑے کھانے والونکے جسم مین بالیدہ ہونے لگتے ہین۔ ایک قسم کے سؤر مین "ٹریچینا" کیڑے پیدا ہوتے ہین جسکی نسبت ان دنون بڑی توجہ ہو رہی ہے۔ یہ بہت چھوٹے کیڑے ہوتے ہین جو بغیر خوردبین کے بشکل نظر آسکتے۔ کیونکہ یہ نہایت ہی باریک اور نازک بال کے برابر موٹے ہوا کرتے ہین۔ سؤر کے پٹھون مین انکا قیام ہوا کرتا ہے۔ جب ایسے حصون کا گوشت کھانے مین آتا ہے تو یہ کیڑے انسانکی امعا مین داخل ہوجاتے ہین چونکہ یہ مقام اُن کے رہنے کے قابل نہین وہ رگون مین گھس پڑتے اور خون روان کے ساتھ شامل ہوکر پٹھون مین پہنچ جاتے ہین جب وہان پر یہ اپنی ایذادہ کاروائی شروع کرتے ہین تو انسان ناقابل برداشت درد مین مبتلا ہوجاتا ہے اور اسے سخت بخار چڑھ آتا ہے یہ مرض آبادی شمالی جرمن کو سخت پریشان کئے ہوئے ہے اور امریکہ بھی اس بلا کا شکار ہو البتہ فرانس و انگلینڈ اس مصیبت سے کسیقدر محفوظ ہین یہان پر جرمن و امریکہ کیطرح اس کے کباب خام مستعمل نہیں ہوا کرتے ایک محقق کہتا ہے کہ اگر ایشیائی ممالک مین اس گوشت کی قطعی ممانعت نہوتی تو اسکا استعمال وہان پر بحساب امراض کا موجب ہوتا معتدل ممالک مین بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سؤر کا گوشت بیچنے والے مرض کدو دانے مین مبتلا ہوجاتے ہین۔ باایں بعضون کی رائے مین گوشت خوک محنت والون کے لئے عمدہ غذا ہے اور اسکی ارزانی نے بہتون کو اسکا دلدادہ و شیدا بنا دیا لہذا وہ اسکے خرابیون کو دفع کرنے کیلئے ناخنون تک زور لگا رہے ہین۔ چنانچہ بعضون نے یہ ہدایتین کی ہین کہ (۱) سؤرونکی غذا پر سخت نگرانی کی جائے تاکہ وہ نکاری چیزین اور مردود گوشت نہ کہانے پائین (۲) اس کا گوشت بذریعہ خوردبین کے بڑی احتیاط سے دیکھ بھال لیا جائے (۳) کباب کے کیڑے دفع کرنے کے لئے گوشت کو خوب نمک آلودہ کرکے مسلسل دھوئین مین کم از کم ۲۴ گھنٹون تک رکھین (۴) خیال رہے کہ یہ کیڑے معمولی دھوئین کو خیال مین نہین لاتے اور دریافت ہوا ہے کہ تین ہفتہ تک دھوان ان کا بگاڑ نہین سکا۔ ہان اس سے زیادہ مدت تک دھوان دیا جائے تو ممکن ہے کہ وہ نیست و نابود ہوجاوین (۵) سؤر کے گوشت کو کہولتے ہوئے پانی مین پکانے سے ان زہریلے کیڑونکا مرجانا یقینی نہین جبتک عرصہ دراز تک اچھی طرح نہ پکایا جائے گویا یہ احتیاطین بحالات ہین اگر اسکا انتظام بھی کیا جاوے تو کیا ہوا کسیطرح سے اُس کو طیار کیجئے۔ نمکین کباب۔ بیکن ہام لارڈ۔ یا پڈنگ۔ اگر پورا پورا انتظام کیا گیا تو عجب نہین کہ کیڑے مرجائین مگر ان کے مردہ جسم گوشت سے الگ تو نہین کئے جا سکتے اور ان کا جو اثر ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مآل اندیش محققین اس کے مضر اور حرام ثابت کرنے مین مذہبی اور علمی ادلہ پیش کرتے ہین اور کوئی عجب نہین کہ اس گوشت کی برائی آفتاب کی طرح سب پر ظاہر ہوجاوے

علامہ ابی یوسیکو مقیم مغربی افریقہ نے اپنے سالانہ لکچر مین بڑے زور سے کہا ہے کہ عیسائی کسیطرح لحم خنزیر کو اپنے لئے حلال نہیں کر سکتے کیونکہ شریعت موسوی نے سخت ممانعت کی ہے اور سؤر نجس سمجھا گیا ہے نصاری اُس کی حلیت پر انجیلی حجت پیش کرتے ہین "جسکو مین نے (خدا نے) پاک کیا اس کو حقیر نہ سمجھو" علامہ موصوف کہتا ہے کہ اس سے پطرس حواری کی یہ غرض تھی کہ کوئی کسی دوسرے شخص کو ذلیل نہ سمجھے ورنہ لازم آئیگا کہ ہم یہ ہیگا سانپ چھپکلی چھچھوندر غلیظ کیڑے وغیرہ کہانے کے مجاز ہوجائین۔ حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا بعض عیسائی اس کی حلیت اس بائبلی آیت سے اخذ کرتے ہین "جو چیز کہ انسان مین داخل ہوتی ہے اور سکو نجس نہین کرتی کیونکہ وہ اس کے دل مین نہین بلکہ معدہ مین چلی جاتی ہے" مگر علامہ مقرر نے اس کو لغو خیال کرتے ہوئے کہا کہ شریعت موسوی عہد عیسوی مین گو بلحاظ عبادات و مراسم کفارہ گناہ متغیر ہوئی ہو مگر بلحاظ حفظان صحت وہ ہرگز منسوخ نہیں ہو سکتی۔ مسئلہ لحم خنزیر کو زیادہ تر حفظان صحت سے تعلق ہے لہذا کوئی وجہ نہیں کہ مبنی موسوی۔ امیر عیسوی ہوجائے اگر ایسی ہی تقلیت اور راضی برضا رہنا منظور تہا تو پھر عیسائی کیون ختنہ سے گریز کیا کرتے ہین۔ انہین کیون اپنے کنبے مین مل کر رہنے نہین دیتے۔ ان کی بیٹیان کیون علیحدہ کر دی گئین اس کا جواب یہی دیا جائیگا کہ شریعت موسوی اس کی موئد ہے۔ علاوہ اس فاضل کے عیسائیون کے محقق و مقبول مفسر ڈاکٹر آدم کلارک نے بھی گوشت خوک کو ناجائز سمجھا۔ کسی دعوت مین جب اُس سے کہا گیا کہ ای ہمارے ہادی تو طعام ماحضر پر برکت کی دعا کر تو اس نے لحم خنزیر پر دعا کرنے

مستقل خیال کیا ہے محقق ولسبٹر و فاضل ٹرنس کہتے ہین کہ ۱۶۰۶ء تک اکثر یورپ اقوام کا یہ عقیدہ تھا کہ مرض خنازیر نہایت درجہ ایذا رسان ہے اور جب تک کہ بادشاہ وقت بیمار کو اپنے دست شفا دہ سے مس نہ کرے ہرگز صحت نہ ہوگی۔ بڈنس کا قول ہے کہ عہد شاہ چارلس دوم مین ۹۲۱۰۱ اشخاص اس مہلک مرض مین مبتلا ہوئے اس کو قیاس کر لیا جا سکتا ہے خنازیر نے اب تک یورپ پر کیا ستم ڈھایا ہوگا۔ قدیم اہل روما کو یہ دعوی تھا کہ مادہ خنزیر مین کنٹھ مالے کی قسم کے امراض پائے جاتے تھے اور جب انسان اس کا استعمال سے ویسے ہی امراض مین مبتلا ہونے لگے تو اس کا نام اسکروفیولا رکھ دیا گیا اور رفتہ رفتہ لوگون نے اس کا ترجمہ خنازیر کر لیا (دیکھو حاشیہ صفحہ ۴)

خلافت راشدہ

ہم نے چاہا تہا کہ اس گرامی قدر کتاب کے مضامین کی فہرست جو پورے نو صفحون پر جمع ہوتی ہے ناظرین الحکم کے مطالعہ کے لئے شائع کردیتے تاکہ اُن کو معلوم ہو جاتا کہ یہ کتاب کس قدر عالی مضامین اور حقائق و معارف کے گران بہا موتیون کی کان ہے مگر ہم کو افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اب تک ہم ایسا نہیں کر سکے اور اب چونکہ اس کتاب کی بہت تھوڑی جلدین باقی رہ گئی ہین یعنی ایک سو کے قریب اس لئے پھر کسی وقت اسکے تیسرے ایڈیشن کے لئے اشتہار دیتے وقت فہرست مضامین چھاپ دینے کا ارادہ ہے ذیل مین اپنے مکرم مخدوم منشی تاج الدین صاحب ہوری کا ایک گرامی نامہ درج کرتے ہین جو انھون نے اس کتاب کے دوران مین بطور شکر گذاری لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔

نحمدہ و نصلی

مخدومی حضرت مولانا صاحب سلمہ ربہ

السلام وعلیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ مین اپنے تئین بڑا ہی ناشکر گزار جانتا اگر مین آپ کو اس کیفیت سے بے خبر رکہتا جو مجھ پر خلافت راشدہ کے مطالعہ کے وقت گذرتی ہے جس کو مین خاص اللہ تعالیٰ کا فضل جانتا ہون کیونکہ ایسے وقت مین بڑی بڑی دعائین بے اختیار منہہ سے نکلتی ہین۔ میرے اس مبالغہ پر خیال نفرمادین مین خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے اس وقت لکھہ رہا ہون۔ جون جون اس کو پڑھتا ہون مارے خوشی کے آنکھون سے آنسو جاری ہین اور ان عجیب در عجیب استدلالون کو پڑھکر اپنی جگہ پر سے کود پڑتا ہون اور بار بار درود شریف اور دعائین پڑھنے لگتا ہون اس قسم کے حرکات سے صاف پایا جاتا ہے کہ لاریب خدا تعالیٰ نے اس کتاب کے لکھنے مین آپ کی خاص مدد فرمائی ہے ورنہ آگے بھی تو آپ ہی کے قلم اور زبان سے نکلی ہوئی تحریرین ہوتی ہین۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ خود ہی لوگون کو الہام کرے کہ وہ ایکدفعہ اس نادر تالیف کو ضرور غور سے پڑھین تو بیشک اگر اہل بصیرۃ ہوئے تو بول اٹھینگے کہ حق اس وقت اسی احمدی جماعت مین پایا جاتا ہے باقی تو سب مردہ اور باطل پرست ہین۔ میری تو یہ حالت ہے جیسے بڑا لذیذ کھانا انسان آہستہ آہستہ کھاتا ہے اور اس کی لذت اٹھاتا ہے اسی طرح مین خلافت کی عبارت کو بار بار پڑھتا ہون اور آگے چلنے کو دل نہین چاہتا جب تک دو چار مرتبہ درود شریف اور دعا نہ کر لی جائے خدا جانے یہی اوقات قبولیت دعا کے ہون اگر مین آپ کے روبرو اس کتاب کو پڑہتا اور میری یہی حالت ہوتی تو آپ ضرور کہتے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایمان مین ترقی ہو۔ آج میرا ارادہ ہے بھائیون کو مسجد مین تھوڑی سی سناؤن۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے والسلام۔ خواستگار دعا

خاکسار تاج الدین ۹ اگست ۱۹۰۲ء

تفسیر القرآن

(دوسرا پارہ)

تفسیر القرآن کے دوسرے پارہ کی اشاعت مین بظاہر اس قدر دیر ہوئی ہے کہ لوگون کو کہ جنہون نے پہلا پارہ پڑھ لیا ہے زیادہ انتظار کی طاقت نہین اور وہ اضطراب سے بھرے ہوئے خطوط میرے پاس روانہ کرتے ہین۔

مین نے تفسیر القرآن کے پہلا پارہ کی اشاعت کرتے وقت ظاہر کیا تہا کہ اس عظیم الشان کام کا سرانجام میری طاقت اور ہمت سے بہت ہی بالاتر ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق بدون ممکن نہین کہ اس راہ مین قدم اُٹھا سکون۔ اسی کی تائید اور توفیق کے بھروسہ پر اس خدمت کے لئے مین نے قدم اُٹھایا ہے ورنہ مین صاف ظاہر کرتا ہون کہ اس مہتم بالشان کام کی قابلیت مجھ مین نہین یہ اس کا فضل تہا کہ پہلا پارہ طیار ہو گیا اور دوسرا چھپ رہا ہے۔ دوسرے پارہ کی ترتیب مین بعض امور کو خصوصیت سے مد نظر رکھا گیا ہے اور سب سے بڑھکر یہ کہ حضرۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب بھی اس مسودہ کو جو حضرۃ حکیم الامت کی اصلاح کے بعد مجھکو ملتا ہے بہ نظر غور پڑھتے اور اس مین ضروری اصلاحین فرماتے ہین دو تین مہینون سے اس کام کی طرف بالکل توجہ نہیں کر سکا اور ناظرین کے اشتیاق نے اپنے خطوط کے ذریعہ مجھے بہت ہی شرمندہ کیا ہوا ہے ان کا روز افزون اضطراب مجھے مجبور کرتا ہے اور اکثر دوستون نے اس قسم کی خواہش ظاہر کی ہے کہ جس جس قدر حصہ طبع ہوتا جاوے وہ ساتھ کا ساتھ خریدارون کے پاس بھیجا جاوے۔ اگرچہ میرا شروع سے یہی ارادہ اور خیال تہا کہ ایک ایک پارہ ہی جاوے لیکن اگر ناظرین زیادہ ہی مجبور کرتے ہین اور اسی طریق کو پسند کرتے ہین کہ جس جس قدر طبع ہوتا جاوے ساتھ ساتھ بھیجا جاوے تو مین اس پر بھی عملدرآمد کرنیکو آمادہ ہون اور ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء تک اس تجویز کی کافی مخالفت نکی گئی تو مین ۲۶ اگست ۱۹۰۲ء کو انشاء اللہ تعالیٰ چار جزو خریداران تفسیر القرآن کو بھیجدونگا اور آئندہ اسی طرح پر روانہ کرتا رہونگا انشاء اللہ

خاکسار شیخ یعقوب علی تراب
احمدی ایڈیٹر

عسل مصفی

مولفہ جناب میرزا خدا بخش صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کے دعاوی کی تصدیق مین اور معترضون کے اعتراضون کا دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۱۲۰۰ صفحہ کی کتاب قادیان مین قاضی ضیاء الدین صاحب اور مالیر کوٹلہ مین مولوی محمد زمان سے ہے علاوہ محصولڈاک ملتی ہے

تحقیقی حال نے دریافت کیا ہے کہ لحم خنزیر سے غلو صفرہ۔ سوبلی ہاضمہ اور جلدوی امراض کو بڑی مدد ملتی ہے چنانچہ گو کی مجلس نے اس مسئلہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی قائم کی تھی جس نے بعد تحقیقات ظاہر کر دیا کہ فیصدی دو اور بعض اوقات اس سے زیادہ سورون مین ترچنا کیڑے اور دوسری قسم کے خراب مادے پائے گئے غالباً یہ اسی قسم کے بہت سے مصالح کا لحاظ کرتے ہوئے اسلام نے اسکو قطعاً حرام کر دیا اور ۱۳۰۰ سال سے بعد مہذب دنیا کی آنکھین کھلین اور اسلامی حکم کو منگ خنزیر کی خوبیان اس کی

کلمات طیبات

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کیلیے دیکھو گذشتہ اشاعت

پھر عقلمند کو ماننے میں کیا تامل ہو سکتا ہے جب وہ ان تمام امور کو جو بیان کیے جاتے ہیں یکجائی نظر سے دیکھے گا۔ اب میرا مدعا اور منشا اس بیان سے یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اس نے ظاہر کیے ہیں اس سے اسکی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آجاوے جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں داخل ہوتے ہیں اسلیے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اُتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالےٰ کیطرف کریں۔ فیج اعوج (ٹیڑھی فوج) کے دشمن ہوں۔ اسلام پر تین زمانے گذرے ہیں ایک قرون ثلثہ اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ جس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْھُمْ یعنی نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں اور تیسرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ سے ملحق ہے بلکہ حقیقت میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے فیج اعوج کا ذکر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھی فرماتے تو یہی قرآن شریف ہمارے ہاتھ میں ہے اور آخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی ہے جو صحابہ کے مشرب کے خلاف ہے اور واقعات بتا رہے ہیں کہ اس ہزار سال کے درمیان اسلام بہت سی مشکلات اور مصائب کا نشانہ رہا ہے معدودے چند کے سوا سب نے اسلام کو چھوڑ دیا اور بہت سے فرقے معتزلہ اور اباحتی وغیرہ پیدا ہو گئے۔

ہمکو اس بات کا اعتراف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ اسلام کی برکات کا نمونہ موجود نہ ہو مگر وہ ابدال اور اولیاء اللہ جو اس درمیانی زمانہ میں گذرے انکی تعداد اسقدر قلیل تھی کہ ان کروڑوں انسانوں کے مقابلہ میں جو صراط مستقیم سے بھٹک کر اسلام سے دور جا پڑے تھے کچھ بھی چیز نہ تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوۃ کی آنکھ سے اس زمانہ کو دیکھا اور اس کا نام فیج اعوج رکھدیا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک اور گروہ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہ کا گروہ کہلائے مگر چونکہ خدا تعالے کا قانون قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لیے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرْعٍ (کھیتی کیطرح) ہوگی اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کیطرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جنپر اللہ تعالیٰ اسکو پہونچانا چاہتا ہے ابھی بہت دور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے ہیں جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشا ہے توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو تبتل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ ذکر الٰہی میں خاص رنگ ہو حقوق اخوان میں خاص رنگ ہو۔

تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہونگے۔

خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن بعض اشیا بعض سے پہچانی جاتی ہیں مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہونگے لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اوپر کی بات کب یقین ہو سکتا ہے اسی طرح بنی نوع انسان اور اپنے اخوان کے ساتھ جو تعلق اور محبت کا رنگ ہو اور وہ اس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالے کے ساتھ بھی محبت ہے پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔

دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار ہے زندگی ایسی ناپائدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اُٹھانے تک زندہ رہینگے یا نہیں پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اسکے لیے طیار رہے اسی لیے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ہر وقت جبتک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق عباد۔

اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی۔

اللہ تعالے کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اسی کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اسکی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیے کوئی فرق نہ آوے۔ اس لیے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہیے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لیے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ

کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لیے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ بلکہ میرا تو مذہب ہے کہ دشمن کے لیے دعا کرنا یہ بھی سنۃ نبوی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لیے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیے۔ اور حقیقۃً موذی نہیں ہونا چاہیے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں خدا تعالیٰ اس سے کہ کسیکو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔ یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے + اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے اس لیے جبتک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی ہمیں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے۔ تو اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہیے۔ اور ان سے محبت کرنی چاہیے کیونکہ خدا کی یہ شان ہے

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

پس جو تم میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیے کہ تم ایسی قوم بنو جسکی نسبت آیا ہے فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ انکا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے انکی تعلیم کا جو تخلقوا باخلاق اللہ میں پیش کی گئی ہے

ڈائری کا اقتباس

(ایڈیٹر کے اپنے الفاظ اور طرز میں)

۱۰ اگست ۱۹۰۲ء

قیصر کی تاجپوشی

سیر میں مختلف تذکروں کے بعد قیصر ہند کی تاجپوشی کا ذکر آیا۔

فرمایا کہ رعیت کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ شاہ ایڈورڈ ہفتم ہندوستان کے سرپرست ہوئے میری رائے تو یہ ہے کہ نوجوان بادشاہ کی نسبت بوڑھا بادشاہ رعایا کے لیے بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ نوجوان اپنے جذبات اور جوش کے نیچے کبھی کبھی رعایا کے حقوق اور نگہداشت کے طریقوں میں فروگذاشت کر بیٹھتا ہے۔ مگر عمر رسیدہ بادشاہ اپنی عمر کے مختلف حصوں میں گذر جانے کے باعث تجربہ کار ہوتا ہے اس کے جذبات دبے ہوئے ہوتے ہیں۔ خدا کا خوف اس کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے اس لیے وہ رعایا کے لیے بہت ہی مفید اور خیر خواہ ہوتا ہے۔

ایمان ہی سچا سکھ ہے

۱۰ اگست کی سیر میں شیعوں کے لاہوری مجتہد سید علی حائری کے دوسرے اشتہار یا رسالہ کا تذکرہ تھا جسمیں علی حائری نے لغو + اور بیہودہ طریق پر حضرت امام حسین کی فضیلت کو کل انبیا پر ثابت کرنے کی بالکل بیہودہ کوشش کی ہے + اور ضمناً اس امر پر بھی ذکر ہوا کہ ہمارے مخالفین مکذبین کا جو انجام ہوا ہے وہ ایک زبردست نشان ہے مثلاً غلام دستگیر کا اپنی کتاب میں مباہلہ کرنا اور پھر اسکے چند روز بعد مر جانا یا مولوی اسمٰعیل علیگڈھی کا مباہلہ کرنا اور ہلاک ہونا ایسا ہی لدھیانہ کے اول المکذبین مولوی عبد العزیز کا تباہ ہونا۔ یا دوسرے مخالفوں کا مختلف اذیتوں اور تکلیفوں میں مبتلا اور اس سلسلہ کا کامیاب اور بامراد ہونا یہ عظیم الشان نشان ہے۔

پھر باتوں ہی باتوں میں جناب نواب صاحب نے ذکر کیا کہ ایک شخص سے میں نے کہا کہ مومن ہی دنیا و آخرت میں سچا سکھ پاتا ہے جس پر وہ شخص کہنے لگا کہ پھر سب سے بڑھکر مومن تو انگریز ہیں۔ اس پر حضرت حجۃ اللہ نے جو کچھ فرمایا اسکا خلاصہ وہ عنوان ہے جو ہم نے اس نوٹ کے حاشیہ میں لکھدیا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کہ سچا سکھ یا راحت کفار کو حاصل ہے ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ یہ لوگ شراب جیسی چیزوں کے کیسے غلام ہیں اور ان کے حوصلے کیسے پست ہیں اگر اطمینان اور سکینت ہو تو پھر خودکشیاں کیوں کرتے ہیں۔ ایک مومن کبھی خودکشی نہیں کر سکتا۔ جیسے شراب اور دوسرے نشے بظاہر غم غلط کرنے والے مشہور ہیں اسی طرح سب سے بہتر غم غلط کرنے والا اور راحت بخشنے والا سچا ایمان ہے + یہ مومن ہی کے لیے ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔

مخلوق پرست دانشمند کہاں

حضرت امام حسین کی فضیلت کے دلائل یا دعاوی جو سید علی حائری نے بیان کیے ہیں ان کے تذکرے پر حضرت اقدس نے ایک موقع پر فرمایا کہ مخلوق پرست کبھی دانشمند نہیں ہو سکتے اسباب تو زمانہ بھی ایسا آگیا ہے علمی تحقیقات اور ایجادوں نے خود دلوں پر ایک اثر کیا ہے اور لوگ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ یہ خیالی امور ہیں۔

---

۱۰ اگست کی شام | حضرت اقدس علیہ السلام

نے مولوی محمد علی صاحبکو وہ چٹھی دی جو ڈاکٹر ڈوئی امریکہ کے مشہور عیسائی مفتری کے نام لکھی ہے چنانچہ وہ چٹھی پڑھ کر سنائی گئی اس چٹھی کو ہم انشاء اللہ اخیر ستمبر ۱۹۰۲ء تک الحکم میں شائع کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔ تاہم حاصل بالمطلب کیطور پر اتنا اب بھی لکھدیتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس نے اس چٹھی میں ایک عظیم الشان **فیصلہ** کی بنیاد رکھدی ہے ٭ ہمارے ناظرین اخبار کو غالباً معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر ڈوئی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ عہد نامہ کا رسول ہے وہ ایلیاس پیغمبر ہے جسکا آنا مسیح سے پہلے ضروری تھا۔ اور اُس نے اپنے اخبار میں پیشگوئی کی ہے کہ وہ سلطنت وہ انسان وہ قوم ہلاک ہوجائے گی جو اسکو رسول نہیں مانتے۔ اور مسلمانوں کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے ٭ اور اس پیشگوئی میں ہماری گورنمنٹ کو بھی داخل کرلیا ہے۔ اور تمام دنیا کی سلطنتوں کو شامل کیا ہے۔

حضرت اقدس نے اس چٹھی کے ذریعہ ڈاکٹر ڈوئی کو دعوت کی ہے کہ اب فیصلہ کا طریق آسان ہے اسقدر مسلمانوں کے ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں۔

کیونکہ مسیح موعود جس کا ڈاکٹر ڈوئی انتظار کرتا ہے آگیا ہے وہ میں ہوں پس میرے ساتھ مقابلہ کرکے یہ فیصلہ ہو سکتا ہے کہ کون کاذب اور مفتری ہے ڈاکٹر ڈوئی اپنے مریدوں میں سے ایکہزار آدمی کے دستخط دیکر ایک قسم اسطرح شائع کردے کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب اور مفتری ہے وہ راستباز اور صادق سے پہلے ہلاک ہوجاوے پس پھر کاذب کی موت خود ایک نشان ہوجاوے گا یہ خلاصہ ہے اس چٹھی کا جس میں اور بھی بہت سے حقائق ہیں حضرت اقدس نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہمیشہ کے لیے ثابت کردیا جاوے کہ یہ غلط خیال ہے کہ تلوار **کبھی مذہب کا فیصلہ نہیں کرسکتی**

یعنی مسئلہ جہاد پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے ضمن میں حضرت مسیح کی موت اور آپ کی قبر پر بحث کی ہے اور ان واقعات کی بنا پر جو انجیل میں درج ہوے ہیں ثابت کیا ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرے بلکہ وہاں سے بچکر نکل کھڑے ہوے اور کشمیر میں آکر فوت ہوے۔

اس چٹھی کے ختم کرنے کے بعد مولوی عبداللہ صاحب کشمیری نے ایک فارسی نظم غازی و گولڑوی کے جواب میں پڑھی جو دوسری جگہ درج ہے۔ پھر مولوی جمال الدین صاحب سیکھواں والے نے ایک پنجابی نظم تصدیق المسیح میں جو مولویوں کے خیالوں کو مخاطب کرکے لکھی گئی ہے پڑھ کر سنائی جس میں حضرت حجۃ اللہ کی صداقت کا معیار آپ کی عظیم الشان کامیابیاں اور دشمنوں کی نامرادیاں مذکور ہیں۔ ان نظموں کے پڑھے جانے کے بعد نماز عشاء ادا کی گئی ٭

---

۹ اگست کی شام حضرت اقدس نماز مغرب سے فارغ ہوکر حسب معمول بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کپور تھلہ سے آئے ہوے دوتین احباب نے بیعت کی بیعت کے بعد ایک صاحب کی نسبت عرض کیا گیا کہ یہ قاری ہیں آپ نے فرمایا کہ کچھ سناؤ۔ چنانچہ انھوں نے آنحضرت علیہ السلام کے ارشاد کے موافق سورۂ مریم کا ایک رکوع نہایت ہی عمدہ طور پر پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد قاری صاحب سے حضرت اقدس معمولی امور دریافت فرماتے رہے۔ زاں بعد قاری صاحب نے عرض کی کہ حضور بہت عرصہ سے مجھے اس امر کا اشتیاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھے ہوجاوے اس لیے آپ کوئی وظیفہ مجھے بتادیجیے کہ ایک جھلک ہوجاوے۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا

دیکھو آپ نے میری بیعت کی جو شخص بیعت میں داخل ہوتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان مقاصد کو مدنظر رکھے جو بیعت سے ہیں یہ امور کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوجاوے اصل منشا اور مدعا سے دور ہیں انسان کا اصل منشا یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے قرآن شریف میں بھی یہ اصل مقصد نہیں رکھا گیا بلکہ فرمایا ہے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اصل غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع ہے۔ جب انسان آپ کی اتباع میں کھویا جاتا ہے تو ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ ضمناً زیارت بھی ہوجاوے جیسے کوئی میزبان کسی کی دعوت کرتا ہے تو وہ اُس کے لیے عمدہ کھانے لاتا ہے لیکن ان کھانوں کے ساتھ وہ ایک دسترخوان بھی لے آتا ہے اُنھیں بھی دکھلائی جاتے ہیں۔ حالانکہ اصل مقصد تو کھانا ہوتا ہے اسیطرح پر جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کرتا ہے اور اسی کو اپنا مقصد ٹھیراتا ہے اس کے ساتھ آپ کی زیارت کا ہوجانا بھی کسی وقت ممکن ہے۔ دیکھو بہت سے لوگ یہاں جو بیعت کرنے کے لیے آتے ہیں وہ مجھے دیکھتے ہیں لیکن اگر ان میں وہ تبدیلی جو میری اصل غرض ہے اور جس کے لیے میں بھیجا گیا ہوں نہیں ہوتی تو میرے دیکھنے سے انکو کیا فائدہ ہوا۔ اس طرح خدا تعالے کے نزدیک وہ شخص بڑا ہی بدبخت ہے اور اس کی کچھ بھی قدر اللہ تعالے کے حضور نہیں جسے گو سارے انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہو مگر وہ سچا اخلاص وفاداری اور خدا تعالے پر سچا ایمان خشیۃ اللہ اور تقوی اُس کے دل میں نہ ہو ٭ پس یاد رکھو کہ نری زیارتوں سے کچھ نہیں ہوتا خدا تعالے نے جو پہلی دعا سکھلائی ہے

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ہے اگر خدا تعالے کا اصل مقصود زیارت ہوتا تو وہ اھدنا کی جگہ ارنا صور الذین انعمت علیھم کی دعا تعلیم فرماتا۔ جو نہیں کیا گیا۔ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں دیکھو کہ آپ نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہو جاوے۔ گو آپ کو معراج میں سب کی زیارت بھی ہو گئی۔ پس یہ امر مقصود بالذات ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اصل مقصد یہی اتباع ہے۔ چونکہ سورہ فاتحہ کا ذکر تھا آپ نے فرمایا کہ اس میں تین گروہوں کا ذکر ہے اول منعم علیہم۔ دوم مغضوب سوم ضالین۔ مغضوب سے مراد بالاتفاق یہود ہیں اور ضالین سے نصاریٰ اب تو سیدھی بات ہے کہ کوئی دانشمند باپ بھی اپنی اولاد کو وہ تعلیم نہیں دیتا جو اس کے لیے کام آنے والی نہ ہو پھر خدا تعالیٰ کی نسبت یہ کیونکر روا رکھ سکتے ہیں کہ اس نے ایسی دعا تعلیم کی جو پیش آنے والے امور نہ تھے؟ نہیں بلکہ یہ امور سب واقعہ ہونے والے تھے مغضوب سے مراد یہود ہیں اور دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امت کے بعض لوگ یہودی صفت ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان سے تشبہ اختیار کریں گے کہ اگر یہودی نے ماں سے زنا کیا ہو تو وہ بھی کریں گے۔ اب وہ یہودی جو خدا تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت پڑی تھی۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں یہ سب واقعات پیش آئیں گے سو وہ وقت آ گیا ہے۔ میری مخالفت میں یہ لوگ انسے ایک قدم بھی پیچھے نہیں رہے۔

اس کے بعد حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب نے عرض کی کہ حضور ایک سوال اکثر آدمی دریافت کرتے ہیں کہ انکو بعض وقت ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ جبتک وہ کسی اہلکار وغیرہ کو کچھ نہ دیں انکا کام نہیں ہوتا اور وہ تباہ کر دیتے ہیں

فرمایا میرے نزدیک رشوت کی یہ تعریف ہے کہ کسی کے حقوق کو زائل کرنے کے واسطے یا ناجائز طور پر گورنمنٹ کے حقوق کو دبا لینے کے لیے کوئی مابہ الاخذ کسی کو دیا جائے لیکن اگر ایسی صورت ہو کہ کسی دوسرے کا اس سے کوئی نقصان نہ ہو اور نہ کسی دوسرے کا کوئی حق ہو صرف اس لحاظ سے کہ اپنے حقوق کی حفاظت میں کچھہ دیا جاوے تو کوئی حرج نہیں اور یہ رشوت نہیں بلکہ اسکی مثال ایسی ہے کہ ہم راستہ پر چلے جاویں اور سامنے کوئی کتا آ جاوے تو اسکو ایک ٹکڑا روٹی کا ڈالکر اپنے طور پر جاویں اور اس کے شر سے محفوظ رہیں۔

اسپر حضرت حکیم الامت نے عرض کی کہ بعض معاملات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ اصل میں حق پر کون ہے فرمایا ایسی صورتوں میں استفتاء قلب کافی ہے اسمیں شریعت کا حصر کیا گیا ہے۔ ہمنے جو کچھہ کہا ہے اسپر اگر زیادہ غور کیا جاوے تو امید ہے قرآن شریف سے بھی کوئی نص مل جاوے۔ بعد نماز عشا حضور تشریف لے گئے۔

۱۱ر اگست سنہ ۱۹۰۱ء

ایک قریشی صاحب کئی روز سے بیمار ہو کر دار الامان میں حضرت حکیم الامۃ کے علاج کے لیے آئے ہوے ہیں۔ انھوں نے متعدد مرتبہ حضرت حجۃ اللہ کے حضور دعا کے لیے التجا کی آپ نے فرمایا ہم دعا کریں گے۔ ۱۱ر اگست کی شام کو اس نے بذریعہ حضرت حکیم الامت التماس کی کہ میں حضور مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں مگر پاؤں کے متورم ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا حضرت نے خود ۱۲ر اگست کو انکے مکان پر جاکر دیکھنے کا وعدہ فرمایا چنانچہ وعدہ کے ایفا کے لیے آپ سیر کو نکلتے ہی خدام کے حلقہ میں اس مکان پر پہونچے جہاں وہ فروکش تھے۔ آپ کچھ دیر تک مرض کے عام حالات دریافت فرماتے رہے ازاں بعد بطور تبلیغ فرمایا۔

کہ میں نے دعا کی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ نری دعائیں کچھ نہیں کر سکتی ہیں جبتک اللہ تعالیٰ کی مرضی اور امر نہ ہو۔ دیکھو اہل حاجت لوگوں کو کسقدر تکالیف ہوتی ہیں مگر حاکم کے ذرا کہدینے اور توجہ کرنے سے وہ دور ہو جاتی ہیں اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امر سے سب کچھ ہوتا ہے میں دعا کی قبولیت کو اسوقت محسوس کرتا ہوں جب اللہ تعالیٰ کیطرف سے امر اور اذن ہو۔ کیونکہ اس نے اُدْعُوْنِیْ تو کہا ہے مگر اَسْتَجِبْ لَكُمْ بھی ہے۔

یہ ضروری بات ہے کہ بندہ اپنی حالت میں ایک پاک تبدیلی کرے اور اندر ہی اندر خدا تعالیٰ سے صلح کرے اور یہ معلوم کرے کہ وہ دنیا میں کس غرض کے لیے آیا ہے اور کہاں تک اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض نہیں کرتا اسوقت تک کسی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر انسان تبدیلی کرے تو خدا تعالیٰ پھر رجوع برحمت کرتا ہے اسوقت طبیب کو بھی سوجھہ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر کوئی امر مشکل نہیں بلکہ اس کی تو شان ہے اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔

ایک بار مینے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک ڈپٹی انسپکٹر نے پنسل سے ناخن کا میل نکالا تھا جس سے اسکا ہاتھہ ورم کر گیا آخر ڈاکٹر نے ہاتھہ کاٹنے کا مشورہ دیا اس نے معمولی بات سمجھی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ مینے پنسل کو ناخن سے چھیلا دوسرے دن جب میں سیر کو گیا تو مجھے اس ڈپٹی انسپکٹر کا خیال آیا اور ساتھہ ہی میرا ہاتھہ ورم کر گیا مینے اسی وقت دعا کی اور الہام ہوا اور پھر دیکھا تو ہاتھہ بالکل درست تھا اور کوئی ورم یا تکلیف نہ تھی۔ غرض بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی مگر اس کے لیے ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے پھر جسکو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے تو اس کی زندگی میں ترقی دیدیتا ہے۔

ہماری کتاب میں اس کی بابت صاف لکھا ہے وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ۔ ایسا ہی پہلی کتابوں سے بھی پایا جاتا ہے حزقیاہ نبی کی کتاب میں بھی درج ہے۔

انسان بہت بڑے کام کے لیے بھیجا گیا ہے لیکن جب وقت آتا ہے اور وہ اس کام کو پورا نہیں کرتا - تو خدا اُس کا تمام کام کر دیتا ہے خادم کو ہی دیکھ لو کہ جب وہ ٹھیک کام نہیں کرتا تو آقا اُسکو الگ کر دیتا ہے - پھر خدا تعالیٰ اس وجود کو کیونکر قائم رکھے جو اپنے فرض کو ادا نہیں کرتا۔

ہمارے . . . مرزا صاحب + پچاس برس تک علاج کرتے رہے انکا قول تھا کہ انکو کوئی حکمی نسخہ نہیں ملا - سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہو سکتا - توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے - جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے - خدا نے یہی فرمایا ہے کہ دعا قبول کروں گا اور کبھی کہا کہ میری قضا و قدر مانو اس لیے میں تو جب تک اذن نہ ہو لے کم اُمید قبولیت کی کرتا ہوں - بندہ نہایت ہی ناتوان اور بے بس ہو ہم خدا کے فضل پر نگاہ رکھنی چاہیے۔

+ حضرت اقدس کے والد بزرگوار مرحوم مغفور۔

حکام اور برادری سے تعلق چودھری حمید اللہ خانصاحب نمبردار بہلول پور نے سوال کیا کہ حکام اور برادری سے کیا سلوک کرنا چاہیے - فرمایا ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ سب سے نیک سلوک کرو - حکام کی بھی اطاعت کرنی چاہیے کیونکہ وہ حفاظت کرتے ہیں جان اور مال اُنکے ذریعہ امن میں ہے - اور برادری کے ساتھ بھی نیک سلوک اور برتاؤ کرنا چاہیے کیونکہ برادری کے بھی حقوق ہیں البتہ جو متقی نہیں اور بدعات و شرک میں گرفتار ہیں اور ہمارے مخالف ہیں اُن کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے تاہم اُن سے نیک سلوک کرنا ضرور چاہیے ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو جو دنیا میں کسی سے نیکی نہیں کر سکتا وہ آخرت میں کیا اجر لے گا۔

اس لیے سب کے لیے نیک اندیش ہونا چاہیے ہاں مذہبی امور میں اپنے آپ کو بچانا چاہیے جسطرح طبیب ہر مریض کی خواہ ہندو ہو یا

یا عیسائی یا کوئی ہو سب کی تشخیص اور علاج کرتا ہے اسیطرح پر نیکی کرنے میں عام اصولوں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کفار کو قتل کیا گیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی شرارتوں اور ایذا رسانیوں کے سبب بلا وجہ قتل کرنے مسلمانوں کے مجرم ہو چکے تھے انکو جو سزا ملی وہ مجرم کی حیثیت سے تھی - محض انکار اگر سادگی سے ہو اور اس کے ساتھ شرارت اور ایذا رسانی نہ ہو تو وہ اس دنیا میں عذاب کا موجب نہیں ہوتا۔

رشوت رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیے یہ سخت گناہ ہے مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں کہ جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کیے جاویں - میں اس سے سخت منع کرتا ہوں لیکن ایسے طور پر کہ بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسیکو دی جاوے جس سے کسی کے حقوق کے اتلاف مد نظر نہ ہو بلکہ اپنی حق تلفی اور شر سے بچنا مقصود ہو تو یہ میرے نزدیک منع نہیں اور میں اسکا نام رشوت نہیں رکھتا کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی بلکہ لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ فرمایا ہے۔

نماز کیطرف توجہ خانصاحب نواب خان صاحب جاگیردار مالیر کوٹلہ نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ ارادت کا اظہار کرتا ہے مگر چاہتا ہے کہ اسکی توجہ نماز کیطرف ہو جاوے فرمایا کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ سے ایسی شرطیں کیا کرتے ہیں پہلے خود کوشش کرنی چاہیے قرآن شریف میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ مقدم ہے - خدا تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں - اگر وہ خود کوشش کرنا چاہتے ہیں تو مہینے تک یہاں آکر رہیں خدا نے فرمایا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ یہاں وہ نماز پڑھنے والوں کو دیکھیں گے باتیں سنیں گے

خدا تعالیٰ تو غنی ہے اگر ساری دنیا اسکی عبادت نہ کرے تو اسکو کیا پرواہ ہے ہزاروں موتیں انسان قبول کرے تو خدا کو خوش کر سکتا ہے خدا تعالیٰ کی آزمایش کرنا یہ اچھا طریق نہیں

حدیث حدیثیں دو قسم کی ہیں - اوّل وہ جو صراحتہً بلا تاویل ہماری مؤید اور معاون ہیں جیسے اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ - فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ - لَا مَهْدِيَّ اِلَّا عِيْسٰى وغیرہ اور دوم کچھ اس قسم کی ہیں جو ہمارے مخالف پیش کرتے ہیں اُن میں سے بعض تو ایسی ہیں کہ ذرا سی توجہ سے انکا مضمون اور مفہوم ہمارے مطابق ہو جاتا ہے اور بعض بالکل محرف و مبدل قرآن شریف کے منشا کے خلاف اقوال مردود ہیں - ہم انکو رد کر دیں گے۔

خدا تعالیٰ کی آواز تو ہمیشہ آتی ہے مگر مُردوں کی نہیں آتی اگر کبھی کسی مُردے کی آواز آتی ہو تو خدا کی معرفت یعنی خدا تعالیٰ کوئی خبر اُن کے متعلق دیدیتا ہے اصل یہ ہے کہ کوئی ہو خواہ نبی ہو یا صدیق یہ حال ہے کہ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد - اللہ تعالیٰ اُن کے درمیان اور اہل و عیال کے درمیان ایک حجاب رکھدیتا ہے وہ سب تعلق قطع ہو جاتے ہیں اسی لیے فرمایا ہے فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ

کہف والا قصہ ہماری راہ میں نہیں اگر خدا تعالیٰ نے انکو سلایا ہو اور پھر جگایا ہو تو ہمارا کوئی حرج نہیں - مسیح کی وفات سے اسکو کیا تعلق ؟ مسیح کے لیے کہاں رقود آیا ہے

امام حسین پر میری فضیلت سُنکر یونہی حضد میں آتے ہیں قرآن نے کہاں امام حسین کا نام لیا ہے زید کا ہی نام لیا ہے - اگر ایسی ہی بات تھی تو چاہیے تھا کہ حسین کا نام ہی لے دیا جاتا - اور پھر مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ کہہ کر ابدی ابوت کا خاتمہ کر دیا - اگر لا حسین کہدیا ہوتا تو شیعہ کا ہاتھ پڑ سکتا تھا اصل یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام ان باتوں سے لاپرواہ ہوتے ہیں - ان کی تمنا بھی یہ نہ تھی - ورنہ اللہ تعالیٰ نبیوں کی تمنا ہی پوری کر دیتا ہے